جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد، کاغذی بازار۔ کراچی ۲

جمعیت اشاعت اھلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

سلسلہ اشاعت ____ ۲۲
نام کتاب ____ فتنۂ گوھریہ
ترتیب ____ ابوحمزہ رضوی
مقدمہ ____ ابوحمزہ رضوی
اشاعت ____ بار چہارم
سن طباعت ____ ۱۵ر نومبر ۱۹۹۴ء
صفحات ____ ۹۶
تعداد ____ ۲۰۰۰
ناشر ____ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
ہدیہ ____ دعائے خیر بحق معاونین

ملنے کا پتہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

نوٹ: بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات براہ کرم
پانچ (۵) روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

چمک تجھ سے پاتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکادے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

فہرست کتاب

(جامعہ غوثیہ حیات علی شاہ سکھر)

9- محمد عبدالغفور قادری صاحب کا فتویٰ

(جامعہ رضویہ فیصل آباد ضلع گجرات)

10- مولانا محمد شاہ رضوی صاحب کا فتویٰ

(دارالعلوم غوثیہ اوگی ہزارہ)

11- مولانا سید مراتب علی شاہ صاحب کا فتویٰ

(جامعہ رضویہ قمرالمدارس، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ)

12- مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ

(مدرسہ عربیہ اسلامیہ نورالمدارس منڈی ترمان، ضلع بہاولپور)

13- مولانا خان محمد رحمانی

(سردارالعلوم باندی ضلع نواب شاہ)

14- مولانا عبدالحق عتیق

(مدرسہ عربیہ عنایتیہ پرانی سبزی منڈی ساہیوال)

15- حافظ غلام مصطفیٰ سعیدی

(مدرسہ عربیہ انوار مصطفیٰ ظریف شہید شجاع آباد، ملتان)

16- سید فدا حسین لاجوری صاحب

(دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام شمالی محلہ جہلم)

17- مولانا قاری عبدالرشید سعیدی

(مدرسہ جامعہ صدیقیہ مہریہ تعلیم القرآن ولایت آباد ملتان)

18- مولانا محمد چراغ الدین و مولانا عبدالحق شاہ

(مدرسہ چشتیہ نظامیہ رضویہ چک 410 چک بدیانوالہ ضلع فیصل آباد)

18- حافظ محمد عمر فاروق

(جامعہ دارالعلوم اسلامیہ حنفیہ مانسہرہ)

19- مفتی محمد مختار احمد

(دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ فیصل آباد)

20- مولانا محمد ریاض احمد سعیدی

(دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ فیصل آباد)

21- مولانا افضل کوٹلوی

(دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ فیصل آباد)

22- قاضی انوارالحق

(دارالعلوم ضیاء القرآن بازار گے شیر گڑھ روڈ اوگی ضلع و تحصیل مانسہرہ)

23- مفتی ابوالخلیل

(جامعہ رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد)

24- مفتی عبدالحفیظ قادری برکاتی

(دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد)

25- محمد سعید قادری

(دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکرا منڈی حیدر آباد)

26- مولانا احمد دین

(مدرسہ عربیہ اسلامیہ نورالمدارس)

روحانی سفر کتاب اسلام کے خلاف سازش

(محمد افضل کوٹلوی۔ جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ فیصل آباد)

6- استفتاء (2)

(گوہر شاہی کی تعظیم کرنے والے امام کے متعلق سوال)

7- جوابات

1- عطاء المصطفیٰ قادری اعظمی صاحب

(دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی)

2- مولانا مفتی عبدالعزیز حنفی صاحب

(دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی)

3- مولانا ابوداؤد صادق صاحب

(زینت المساجد گوجرانوالہ)

4- مولانا لیاقت علی صاحب

(جامعہ غوثیہ رضویہ)

5- ابوالحسن سید مراتب علی شاہ

(جامعہ رضویہ قمر المدارس کنگنی والہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ)

6- مولانا محمد نور عالم قادری رضوی

(جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد)

7- محمد ارشد القادری

(جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد)

8- محمد ریاض احمد سعیدی

(جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد)

9- سید محمد ظفر اللہ شرقپوری

(جامعہ رضویہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد)

10- قاضی انوار الحق

(دار العلوم ضیاء القرآن شیر گڑھ روڈ اوگی ضلع و تحصیل مانسہرہ)

11- مفتی محمود شاہ رضوی

(دار العلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)

12- پیر سعادت شاہ و مفتی محمد ممتاز شاہ نقشبندی

(دار العلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)

13- مولانا عبد العزیز حنفی صاحب

(دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی، کراچی-6)

14- عبد المصطفیٰ نعیمی

(دار العلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی-27)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مقدمہ

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب لبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ و طفیل ہمیں ہر فتنے اور شر سے محفوظ رکھے۔ نبی آخرالزمان علیہ الصلوٰۃ السلام کی پیشن گوئیوں کے مطابق جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے فتنوں کا ظہور عروج پارہا ہے۔ روشنی کے نام پر الحاد کی تاریک آندھیاں چل رہی ہیں۔ دین فروشوں نے دین کے نام کو پیٹ کا دھندا بنالیا ہے۔ کھلے بازاروں ملت فروشی کی جارہی ہیں۔ ضمیر فروشی، قوم فروشی، دین فروشی، مذہب فروشی کی بلیک مارکیٹ قانون کی زد سے بھی آزاد ہے۔ مسلک حقہ مذہب مہذب اہلسنت خطرات کے گھمبیر بادلوں میں گھرا ہوا ہے۔ اہل حق کے لئے جو اندرونی اور بیرونی خطرات بڑھ رہے ہیں ان اندرونی خطرات میں فرقہ گوہریہ (اس صدی کا گمراہ کن اور غلیظ ترین فرقہ) قابل ذکر ہے جس کے نظریات و معاملات روح اسلام اور نور ایمان کے سراسر منافی ہیں۔

فتنہ گوہریہ دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق و عرفان کی متاع عزیز پر شب خون مارنے اٹھا ہے۔ ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ یہ بے غرض ناصح کی طرح صاف صاف اپنے دل کی بات نہیں کہتے بلکہ مسکراتے ہوئے ٹھگوں کی مثل ہر وقت شکار کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ اتنی صفائی سے وہ آنکھ کا کاجل چرالیتے ہیں کہ لٹنے والے کو خبر تک نہیں ہوتی اور غریب کا کام تمام ہوجاتا ہے۔

اس فرقہ کا طریقہ واردات اس لحاظ سے بہت پراسرار اور خطرناک ہے کہ یہ نہ صرف اہل سنت ہونے کا مدعی ہے بلکہ امام اہلسنت مجدد دین ملت پروانہ شمع رسالت عظیم البرکت عظیم المرتبت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتا ہے اسلئے بھولے بھالے سنی بریلوی احباب کو اس صورتحال سے باخبر کرنے کے لئے ان فتاوٰی کو شائع کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ عوام اہلسنت جان لیں کہ فتنہ گوہریہ اہلسنت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہ حق سے بہکانے کے لئے ایک خطرناک سازش ہے۔ اہلسنت کا لیبل لگانے والے سرفروشان اسلام نہیں بلکہ فروشان اسلام ہیں۔ آستین سے لہو ٹپکنے کے بعد قتل کا چھپانا ممکن نہیں۔ کیمپ کے بدل جانے سے قاتلوں اور حملہ آوروں کو امن کا محافظ نہیں کہا جاسکتا۔

فرقہ گوہریہ کا بانی اور سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی جو اس انجمن فروشان اسلام کا بھی رہبر و رہنما ہے کا حدود اربعہ یہ ہے کہ نہ اس کو کبھی علماء کرام کی صحبت میسر آئی ہے اور نہ ہی مشائخ عظام کی تربیت نصیب ہوئی ہے۔ موصوف نے نہ تو کسی سنّی مدرسہ میں وقت لگایا ہے اور نہ ہی کسی سلسلہ بیعت میں منسلک ہے۔ غیر مقلدین وہابیوں نجدیوں کی طرح اس کا یہ دعوٰی ہے کہ وہ براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہے اور حضور ہی کا مرید ہے اس لئے اس کے سلسلہ گوہریہ کا "باطن" پر سارا دارومدار ہے گویا اپنے عقلی ڈھکوسلوں کو دین میں داخل کرنے کا اس نے اپنے تئیں پرمٹ لیا ہوا ہے پس یہ خود اور اس کا والد فضل حسین بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے جو چاہیں باطنی انکشافات فرماتے رہیں تاکہ کسی کو دلیل و ثبوت طلب کرنے کی بھی کوئی گنجائش نہ رہے اور علم و غالی عقیدت مندوں کی وابستگی میں بھی کوئی فرق نہ آئے۔

گوہر شاہی کی خرافات اور اس کے گمراہ کن اقوال کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا

ہے کہ فروشان اسلام دنیا میں دجل و فریب کی آخری تربیت گاہ کا کام انجام دے رہی ہے۔ دنیا اپنے آخری حصہ سے گزررہی ہے ہوسکتا ہے دجال کا کیمپ اسی انجمن سے تیار کرلیا جائے۔

جذبہ عقیدت کا تصرف بھی کتنا پرآشوب ہوتا ہے کہ فرقہ گوہریہ کا بانی خود تو علم سے کورا ہے مگر اس کے چیلے اپنا مشن محافل میلاد، مجالس ذکر اور غوثیہ کانفرنس وغیرہ ظاہر کرکے عوام کے ساتھ ساتھ علماء کرام کو بھی اپنے باطل نظریات کے فروغ کے لئے خوف خدا اور خطرہ روز جزا سے عاری ہوکر انہیں استعمال کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں۔ یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ وہ برائی کی کھلی دعوت کو کم ہی قبول کرتا ہے۔ عموماً اسے جال میں پھانسنے کے لئے ہر داعیٔ شر کو خیر خواہ کے بھیس میں آنا پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض علماء کرام بھی ایمان اور دین کے ان رہزنوں کا ظاہر دیکھ کر بغیر تحقیق کئے اور بغیر ان کا لٹریچر خصوصاً روحانی سفر، روشناس، مینارہ نور وغیرہ پڑھے صرف حسن ظن کی بنیاد پر اس فرقہ کی وکالت اور اس کے سربراہ کی تائید کی ہے اور عوام اہلسنت کو ان سے تعاون کے لئے اصرار فرمایا ہے مگر کسی کو مقتدا اور پیشوا مان لینے کے یہ معنی نہیں کہ ان کے جرم و خطا کو بھی ثواب اور عبادت کا مرتبہ دے کر تقلید کرلی جائے۔ رات کی تاریکی کو دن کا اجالا اور آگ کے انگارے کو شاداب پھول کہنا یہ عقلمندوں کا کام نہیں۔ اس معاملہ میں ہم ان علماء کرام ہی کی تقلید کریں گے جنھوں نے بروقت اپنی تحقیق کے ذریعے ہم عوام اہلسنت کو مزید پستیوں اور تباہیوں کے گڑھے میں جانے سے بچانے کی سعی کی۔ چند پیشوان ملت کا اس معاملے میں سکوت فرمانا یہ بھی فرقہ گوہریہ کے پروان چڑھنے کا سبب بنا مگر ہمارا یہ مسلک ہے کہ باغیٔ دین اور شاتم رسول کی ناپاک اور پراگندہ عبارات اور ایمان سوز کردار پر حرف گیر ہونا عیب نہیں بلکہ شریعت مطہرہ سے اس خون ریز تصادم پر خاموش رہ جانا ایمان کی کمزوری اور توہین محبت کا جرم ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ چند علماء اہلسنت کا ظنوا المومنین خیراً کے تحت ان کو سنّی سمجھ کر ان پر اعتماد کرنا اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ علماء ان کے کفر ریز، کفر بیز اور کفر خیز نظریات کی بھی تائید کرتے ہوں۔ البتہ حقیقت حال واضح ہوجانے کے بعد اور سربراہ فرقہ گوہریہ کی گمراہ کن تصنیفات کے مطالعہ کے بعد کوئی سنی عالم ایسا نہیں جس کا ظن اور اعتماد برقرار رہا ہو۔ اس بات کی روشن مثال مفتی ابن عبدالسبحان عبدالعلیم قادری (ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ) ہیں۔ حضرت ابتدا میں اس فتنے کے ظاہری خدوخال سے متاثر تھے اور حضرت کے اس انجمن کے لئے تائیدی انٹرویو اور فتاویٰ آج تک فروشان اسلام والے شائع کررہے ہیں مگر اب صورتحال واضح ہوجانے کے بعد مفتی صاحب نے ایک طویل اور مدلل فتویٰ جاری فرمایا ہے جو ان شاء اللہ دوسرے فتاویٰ کے ساتھ مکمل آگے پیش کیا جائے گا۔ یہاں اقتباس حاضر خدمت ہے

فرماتے ہیں "مجھ سے روحانی سفر (یہ گوہر شاہی کے سفر روحانیت کی وہ کتاب ہے جس کی عبارات پر علماء کرام کے فتاویٰ حاصل کرکے اس کتابچہ میں شائع کئے جارہے ہیں) جو حقیقت میں شیطانی سفر پر مبنی ہے مجھ سے چھپایا گیا تھا۔ مجھے اس رسالے کا قطعاً کوئی علم نہ تھا۔ اتمام حجت کے بعد اور شخص مذکور اور اس کے مریدین سے بالمشافہ ملاقاتوں کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ گوہر شاہی قرآن اور حدیث کی رو سے ضال و مضل اور کافر ہے۔" (مکمل فتویٰ آگے آرہا ہے)۔

جس میر کارواں کا پہلے قدم سے ہی ہر قدم دجل و فریب اور دھوکہ دہی ہو اور جس کا روحانی سفر عریانی سے بھرپور ہو کیا اس سے توقع رکھی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے قافلے کا توحید اور رسالت پر ایمان برقرار رہنے دیگا ؟۔ ان شاء اللہ آج نہیں تو کل گوہر شاہی کا ہر ہمسفر مفتی عبدالعلیم کا ہم رکاب ہوجائے گا۔ اس کی نمائشی بزرگی اور مصنوعی روحانیت کا طلسم ٹوٹ کر رہے گا۔ باخبر دنیا کو وہ زیادہ دنوں دھوکہ میں نہیں رکھ سکتا۔

جہاں تک تعلق ہے غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ الرحمۃ اور مولانا حامد علی خان علیہ الرحمہ کے تائیدی اور حوصلہ افزائی کے خطوط کا تو یہ معاملہ بھی عوام اہلسنت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ایک کوشش ہے کیوں کہ دونوں بزرگ پردہ فرما چکے ہیں اور خطوط کی تصدیق کے لئے کوئی ان کے پاس جا نہیں سکتا مگر جھوٹ آخر جھوٹ ہے۔ اسے چھپایا نہیں جاسکتا۔ گوہر شاہی کی تمام قابل اعتراض کتب مثلاً روحانی سفر، روشناس، مینارہ نور وغیرہ جون 1986ء کے بعد منظر عام پر آئی ہیں جب کہ یہ دونوں بزرگ ان کتابوں کے شائع ہونے سے پہلے اس جہان فانی کو خیر باد کہہ چکے ہیں پس ان کے تائیدی خطوط کو اپنے غلیظ عقائد اور اعمال کو بے غبار ثابت کرنے کے لئے دلیل نہیں بناسکتے اور اگر بالفرض محال گوہر شاہی کے یہ کفر کے پلندے ان بزرگوں کی حیات میں بھی شائع ہوئے ہوں تو یہ دو بزرگ ہی کیا چیلنج ہے پورے عالم اسلام سے کسی بھی ایسے راسخ العقیدہ سنی عالم دین کا نام پیش کریں جن کو گوہر کے بے لگام قلم سے لکھی ہوئی غلیظ ترین عبارتوں سے پر ان دین و ایمان سوز کتابوں کا سیٹ پیش کیا گیا ہو اور کسی ایک بھی عالم دین نے ان کتب میں موجود عبارات کو مذہبی انحراف کی بے مثال مثال قرار نہ دیا ہو۔

حضرت وقار الملت والدین مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں سب سے پہلے گوہر شاہی کی ناپاک جسارت روحانی سفر کو پیش کیا گیا اور اس کتاب میں موجود چند قابل اعتراض باتوں پر فتویٰ طلب کیا گیا۔ آپ علیہ الرحمۃ نے کتاب روحانی سفر کے مطالعہ کے بعد ایک ایمان افروز فتویٰ صادر فرمایا جس پر تقریباً 35 علماء کرام سے تقریظات اور تصدیقات حاصل کی گئیں اور ان تمام فتاویٰ اور تصدیقات اور تقریظات کو اس کتابچے میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ ان تمام فتاویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ :

---- یہ شخص گوہر شاہی فاسق، فاجر، ضال، مضل، ملحد، زندیق، سرکش، گمراہ، باغی،

مرتد، بددین، مردود، جہنمی اور واجب القتل ہے۔ اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ شک کرنے والا "من شك في كفره فقد كفر" کی روشنی میں اپنے ایمان کی خیر منائے۔

---- سنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کو ہرگز دل و دماغ، ذہن و فکر، منبر و محراب اور مسجد و مدرسہ میں جگہ نہ دیں اور اس کی صحبت سے بچیں۔ اگر ایسے غیر اسلامی افعال اور مکروفریب کرنے والے انسان کو کھلی چھٹی دیدی گئی تو یہ تمام کلمہ گو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ ریاض گوہر شاہی کا مذہب اختیار کرنا، اس کے دام فریب میں آنا، اس کی محافل ذکر میں بیٹھنا حرام اور بڑا جرم ہے۔ ذکر الٰہی کی عظمت اور ارجمندی دونوں جہانوں میں مسلّم ہے مگر کسی ذاکر کو عزازیلی غرور میں بدمست ہوکر بہکنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جاسکتی۔

---- مسلمانوں پر واجب ہے "اذكروا الفاجر كي تهجر الناس" کے تحت اس فاسق و فاجر کا پرچار کریں اور مسلمانوں کو اس کے غیر اسلامی گمراہ کن باطل عقائد سے آگاہ کریں تاکہ لوگ اس کی عیاریوں، مکاریوں، چال بازیوں، فریبوں اور دھوکوں سے بچیں "اياكم و اياهم" کے تحت ان کی مصاحبت سے بچیں اور "واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين" کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کا اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کریں۔

---- اراکین فروشان اسلام سے گزارش ہے کہ اتنے جید علماء کرام کی جانب سے عائد کئے گئے فتووں کی موجودگی میں بھی اگر "عریانی سفر" آپ لوگوں کی نظر میں اغلاط سے پاک ہے تو میدان میں آجائیں اور سنیوں کے تمام دارالعلوم اور دارالافتاء کو آگ دکھا کر اپنے اپنے گھروں میں فتاویٰ علماء کرام سے بے خوف ہوکر آرام کی نیند سوجائیں۔ پھر آپ کے پاس جو علماء اہلسنت کی

فہرست ہے اس سے ان مقتدر مفتیان کرام کہ جنہوں نے آپ کے خلاف فتویٰ جاری کیا ہے، کا نام خارج کردیں اور اپنے آپ کو سنی بریلوی کہتے نہ پھریں بلکہ اعلان کردیں کہ مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ، حضور غوث الاعظم علیہ الرحمۃ اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

جب آپ حضرات کی جرات اور جسارت عریانی سفر جیسی اوٹ پٹانگ کتاب کی اشاعت کرسکتی ہے تو ایسا کرنے میں آپ کی کلائی کون تھام سکے گا ؟۔

برا ہو ایسی ایمان شکن عقیدت اور غلو محبت کا کہ جس کا خمار انسان کی آنکھ پر ایسی پٹی باندھ دے جس سے وہ حق و باطل کی امتیاز نہ کرسکے۔

اب بھی وقت ہے تعصب پسندی اور تنگ نظری سے الگ ہوکر انصاف پسندی اور نیک نیتی سے ان فتاویٰ کا مطالعہ کرو۔

خدارا! خدارا! خدارا!

اپنے اور قوم مسلم کے حال پر رحم کھاؤ اور قدرت کائنات کی اس گرفت سے ڈرو جو سب سے زیادہ سخت اور دردناک ہے۔ ایک جھوٹے، فریبی اور مکار شخص کی محبت میں سرشار ہونے کی بجائے اگر ممکن ہو تو عشق رسول کی عینک لگا کر ان فتاویٰ کو دیکھو۔ ہوسکتا ہے توفیق الٰہی آپ کا ساتھ دے اور شاید اپنی ہڈیوں اور بوٹیوں کو عذاب جہنم سے محفوظ کرسکو۔

بانی فرقہ گوہریہ کی اپنی نیت میں بھی اگر اب اخلاص آگیا ہو تو آج بھی اپنے آپ کو ان علماء کی بارگاہ میں پیش کرکے جو عبارتیں قابل اعتراض ہیں ان سے سچے دل سے تائب ہوکر اعلانیہ رجوع کرسکتا ہے۔ مگر توبہ کی تشہیر ایسی ہو جیسی ان کتب کی تھی کہ جس میں کفریہ مواد موجود ہے۔ نیز ان تمام کتب کو مزید چھپنے اور تقسیم ہونے سے روک کر سابقہ تمام کتابوں کو ضائع کرنے کا حکم جاری کردے۔ اپنی انا کا مسئلہ بنا کر اپنی اور اپنے حلقہ

احباب کی عاقبت خراب کرنے کی بجائے اہلسنت کے اتفاق اور اتحاد اور شیرازہ بندی کی خاطر کسی بھی معتبر عالم دین کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام مغلظات سے بیزاری کا اظہار کر کے اپنے آپ کو تمام الزامات سے بری کروا کر اعلانیہ توبہ کرے۔ نیز اس کی تشہیر کے بعد تمام علماء کرام کو اعتماد میں لے۔

توبہ کے معاملے میں بھی دھوکہ دہی سے کام لینا اور صرف عبارات کی کانٹ چھانٹ کرنے یا ان کو آگے پیچھے کردینے یا ان میں غلط سلط تاویلات کرنے سے یا جو خرافات ہیں ان کے متعلق یوں کہہ دینے سے کہ مکاشفہ یا خواب تھے ہرگز معاملہ ختم نہ ہوگا۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے، جھک جانے اور توبہ کرلینے میں کوئی ہار یا بے عزتی نہیں۔ نظر عمیق سے اگر دیکھا جائے تو اس سے مرتبہ بڑھتا ہی ہے مگر شرط یہ ہے کہ نفس اور انانیت اس کی اجازت دیں۔

جہاں تک تعلق ہے الٹی سیدھی تاویلات کا تو جان لینا چاہیئے کہ گوبر اور غلاظت پر عطر اور کیوڑہ کا چھڑکاؤ کارگر اور نفع بخش نہیں۔ اور یوں کہنا کہ تمام خرافات، مکاشفات اور خواب تھے تو یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کے خواب بھی پاکیزہ ہوتے ہیں جبکہ گوہر شاہی اور اس کے مکاشفات کا پاکیزگی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

اگر کسی بزرگ کو خواب یا مکاشفہ میں کوئی غیر شرعی یا ناپسندیدہ بات نظر آتی ہے تو وہ لاحول اور استغفار پڑھتے ہیں لیکن گوہر شاہی کے یہاں تو تمام معاملات روحانی سفر کی تکمیل کا سبب بتائے جاتے ہیں۔

حضور مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ (مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ) کو جب عبارات کی وہ تاویلات بتائی گئیں جو روحانی سفر کی نئی اشاعت کے

اختتام پر شائع کی گئی ہیں تو آپ نے بھی فرمایا کہ

"آج بھی ہمارا یہ فتویٰ ہے اور انجمن والوں کا یہ کہنا کہ ہم نے رجوع کرلیا ہے، جھوٹ ہے اور دروغ گوئی ہے"۔ 2-3-92

(مکمل فتویٰ اس کتاب کے آخری صفحہ پر تحریر ہے)۔

نیز اسی طرح کی تحریر ابو حماد احمد میاں برکاتی (دارالعلوم احسن البرکات) نے جاری فرمائیں کہ

"گوہر شاہی کے لائن پر آنے کی تین صورتیں ہیں

1۔ توبہ 2۔ تصحیح مضامین 3۔ تشہیر توبہ۔

انہیں تین چیزوں کا مطالبہ آج بھی ان سے جوں کا توں ہے۔

گوہر شاہی کے توبہ سے بھاگنے کا عمل دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی کریلا اور کوئی گلاب جامن سے چڑتا ہے مگر یہ لفظ توبہ سے چڑتا ہے۔

آخر میں تمام سنی مسلمانوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنا اور اپنی رعیت کا دین و ایمان بچانے کے لئے اپنے تئیں کوشش کریں۔ فتنہ گوہریہ کے عقائد باطلہ کا زیادہ سے زیادہ پرچار کریں۔

اے سنی بھائیو! اے مصطفیٰ کے لشکریو! اے خواجہ کے مستانو!

اگر آپ پیر ہیں تو اپنے مریدوں کو، مدرس ہیں تو شاگردوں کو، مقرر ہیں تو سامعین کو، امام اور خطیب ہیں تو مقتدیوں کو، کسی بھی تنظیم کے رکن یا ممبر ہیں تو اپنے حلقہ احباب کو اور اگر طالب علم ہیں تو اپنے ہم جماعتوں کو یا کم از کم اپنے اہل خانہ اور قریبی عزیز و اقربا اور دوست احباب کو اس فتنہ عظیمہ سے خبردار کریں تاکہ امت مسلمہ حتی المقدور اس کے فریب اور عقائد فاسدہ سے بچ سکیں۔ اور اس کی تصانیف باطلہ کے مطالعہ اور جلسوں اور حلقہ ہائے ذکر وغیرہ سے محفوظ رہ سکیں۔ نیز اگر آپ کی گورنمنٹ لیول پر رسائی ہے تو کوشش کریں کہ حکومت اس کی مبتدل اور

متعصف تصنیف کو ضبط کرکے مصنف کو عبرت ناک سزا دے۔ یاد رکھیئے یہ آپ کا اولین فرض ہے اور آپ قیامت میں اس کے جواب دہ ہوں گے۔

نیز اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے عشق رسول اور محبت اولیاء کرام کے پیغام کو عام کرکے اسے گھر گھر پہنچائیں۔ انھی کی کوششوں سے مسلک اہلسنت زندہ و پائندہ ہے اور ان شاء اللہ تا دم قیامت رہے گا اور یہی دنیائے سنیت کے متفقہ امام ہیں۔ شریعت اور طریقت میں ان کی تعلیمات ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

ایک اور قابل توجہ بات کہ اس کتابچہ میں صرف روحانی سفر کی مغلظہ عبارتیں اور ان پر حاصل کئے گئے فتاوی پیش کئے گئے ہیں لیکن بانی شرفروشان کی دینی ہلاکتوں کی یہ داستان اس عریانی سفر پر بس نہیں ہوتی۔ مینارہ نور اور روشناس اور کئی ایسی گندہ پھوہڑ کتابیں ہیں جن میں کلیجہ چیر دینے والی قابل اعتراض باتیں موجود ہیں۔ ہر دیندار مسلمان کو دعوت فکر ہے کہ وہ غیر جانبدار ہوکر ان کتابوں کی عبارتوں پر اپنا فیصلہ صادر فرمائیں۔ خصوصاً وہ جو راسخین فی العلم اور علم نبی کے وارث ہیں قسم ہے انھیں جلالت خداوندی کی کہ وہ تیشہ قلم کی ضرب پر غور فرمائیں۔ ذہن کی قوت فیصلہ اگر کسی غیر کی مٹھی میں رہن نہیں تو ایمان و دین کے خون کا انصاف کریں کہ اسلام کا ہمدرد بن کر اس فرقہ نے اسلام پر جو قیامت ڈھائی ہے کیا چودہ سو سال کی لمبی مدت میں اس کی مثال ملتی ہے ؟۔

جگہ جگہ قرآنی مفہوم کو بگاڑا گیا ہے۔ بناوٹی حدیثیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے مفہوم اپنی طرف سے گڑھے گئے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام کی ذوات قدسیہ پر بہتان تراشیاں کی گئی ہیں۔ احکامات شریعہ کی عقلی ڈھکوسلوں کے ذریعے تفتیش کی گئی ہے۔

بدمست شرابی کی طرح قلم کی آوارگی ملاحظہ ہو۔

کتاب روشناس کے

صفحہ نمبر3 پر

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو اسلام کے وقتی رکن کہا گیا ہے کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ عوام، پچیس ہزار مرتبہ امام، اور بہتر ہزار مرتبہ اولیاء کرام کو ذکر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ ہر درجہ کے ذکر کے بغیر "نماز بے فائدہ" ہے اگرچہ سجدوں سے کمر کیوں نہ ٹیڑھی ہوجائے۔

صفحہ نمبر4 پر

علم کی توہین کرتے ہوئے کہتا ہے "ظاہر علم کی انتہا بحث و مباحثہ ہے جو مقام شر بھی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ 72 فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں" ۔

صفحہ نمبر6 پر

پیر و مرشد ہونے کے لئے عجیب و غریب شرط قائم کی ہے کہ "اگر زیادہ سے زیادہ سات دن میں ذاکر قلبی نہ بنادے تو وہ "مرشد ناقص" ہے۔ اور اس کی صحبت سے اپنی عمر عزیز برباد کرتا ہے۔

صفحہ نمبر8 پر

حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " آدم علیہ السلام اس "نفس کی شرارت" سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت جو جنات کا عالم تھا "پھینکے" گئے۔ (معاذاللہ)۔

صفحہ نمبر9 پر

حضرت آدم علیہ السلام پر یوں بہتان باندھا ہے کہ "آپ نے جب اسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں۔ جواب آیا کہ تمھاری اولاد میں سے ہوں گے۔ "نفس نے اکسایا" کہ یہ تیری اولاد میں ہوکر تجھ سے بڑھ جائیں گے یہ "بے انصافی" ہے۔ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ "سزا" دی گئی۔

صفحہ نمبر10 پر

قادیانیوں اور مرزائیوں کو "مسلمان" کہا ہے البتہ جھوٹے نبی کو مان کر اصلی نبی کی شفاعت سے محروم کہا ہے۔

صفحہ نمبر20 پر

اللہ تعالیٰ کے لئے خیال ثابت کرکے اس کے علم کی نفی کی ہے۔ "ایک دن "اللہ کے دل میں خیال" آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے جو "عکس" پڑا تو ایک روح بن گئی اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی (معاذاللہ)

صفحہ نمبر25 پر

حور کے ساتھ ساتھ قصور سے جنتی شخص کی مجامعت و صحبت بیان کرکے اپنی جہالت فاحشہ کا یوں اظہار کیا ہے کہ "وہ بہشت والے حور و قصور سے مجامعت کرسکیں گے"

صفحہ نمبر65 پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق یوں زبان درازی کی ہے کہ

بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہود مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے۔ حتی کہ وہ مزار فحاشی کا اڈا بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔

قتال و جدال کے معرکوں میں دو لشکروں کا تصادم اکثر پیش آیا ہے لیکن اپنے ہی مذہب کے ساتھ ایسا خون ریز تصادم شاید ہی تاریخ میں کہیں پیش ایا ہو۔ یہ گمراہ کن عبارتیں ایک حق پرست مسلمان کو لرزا دینے کے لئے کافی ہیں یا نہیں ؟ کون بدنصیب مسلمان ایسا ہے جو ایمان کی غیرت رکھتے ہوئے دین متین پر ایسے ناپاک حملوں کو برداشت کرسکے گا۔ خدا کی پناہ!

شریعت مطہرہ پر اس سے زیادہ سنگین حملے اور کیا ہوسکتے ہیں ان حالات میں ایک صاف ستھرے مسلمان کو دو ٹوک فیصلہ کرنا ہے کہ وہ فروشان اسلام کے خلاف علم جہاد بلند کرکے کہاں تک اپنے رسول اور اپنے دین سے وفاداری کا حق ادا کرسکے گا۔ محفل ذکر کی لالچ میں اصل ایمان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھنا قطعاً دینی منفعت نہیں۔

نگاہ پر بوجھ نہ ہوتو اخیر میں عقیدہ توحید و رسالت اور شریعت اسلامی سے ساتھ خون ریز تصادم اور مذہبی فریب کاری کی ایک اور جھلک اور ناہنجار قلم کی ایک اور جسارت ملاحظہ ہو۔

کتاب مینارہ نور کے

صفحہ نمبر8 پر

حضرت آدم علیہ السلام کی شدید ترین گستاخی اور اخیر میں ان پر "شیطان خور" ہونے کا الزام لگایا ہے۔

صفحہ نمبر17 پر

قرآن و حدیث اور طریقہ سلف و صالحین سے ہٹ کر ذکر کا ایک نیا اور انوکھا تصور پیش کیا ہے۔ اور اپنے ذکر کے اس تصور کو "نماز پر فضیلت" دی ہے اور نماز کو ذکر سے خارج کیا ہے اور اس سلسلے میں قرآنی آیت کے مفہوم کو بھی بگاڑ کر اپنے باطل نظریہ پر استدلال کیا ہے۔

صفحہ نمبر21 پر

شریعت اور طریقت میں من مانی تفریق کی ہے۔

صفحہ نمبر24 پر

حضور کا امتی ہونے کی ناممکن شرط بیان کی ہے کہ (جب تک حضور کی زیارت کسی کو نصیب نہ ہو اس کا امتی ہونا ثابت نہیں)

صفحہ نمبر25 پر

(نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو اسلام کے عارضی اور وقتی رکن بتایا ہے۔)

صفحہ نمبر26 پر

پیر و مرشد پر عجیب و غریب شرط قائم کی ہے کہ سات دن میں اگر طالب کو خدا رسیدہ نہ بنادے تو "مرشد ناقص" اور اسکو مزید آزمانا وقت گنوانے کے مترادف ہے۔

صفحہ نمبر27 پر

(ہر اس شخص کی نماز کو ناقص کہا ہے جو پانچ ہزار بار ذکر الٰہی نہ کرلے۔)

صفحہ نمبر29 پر

قرآن مجید کی آیت کا جھوٹا حوالہ دیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار "دع نفسک و تعالیٰ" فرمایا ہے حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا۔

صفحہ نمبر30 پر

علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کی گئی ہیں۔

صفحہ نمبر31 پر

ایک آیت کو جوکہ یہود سے متعلق ہے علماء و مشائخ پر چسپاں کیا ہے

صفحہ نمبر35 پر

حضرت خضر علیہ السلام اور ان کے علم کی توہین کی گئی ہے۔

صفحہ نمبر39 پر

اولیاء کو انبیاء پر فوقیت دیکر اپنے ایمان کو یوں داؤ پر لگایا ہے

(نبی دیدار الٰہی کو ترستے ہیں اور یہ (اولیاء امت) دیدار میں رہتے ہیں۔۔۔ ولی نبی کا نعم البدل ہے۔)

شرط انصاف !

کیا اس سے زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمن اسلام دین متین کے چہرے کو مسخ کرسکتا ہے۔ کیا شریعت مطہرہ کی تنقیص کے لئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیا اپنے مذہب، اپنے دین، اپنے اعتقاد کا اسطرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہوسکتا ہے ؟

شواہد و دلائل سے پر استغاثہ آپ کی عدالت میں ہے۔ فیصلہ دیتے وقت اس بات کا لحاظ رکھئے گا کہ قبر سے لے کر حشر تک کسی عدالت میں آپ کا فیصلہ ٹوٹنے نہ پائے۔ ہمارا کام حقائق کے چہرے سے نقاب الٹنا تھا وہ ہم نے کردیا۔ اب اس کا فیصلہ قارئین کے ذمہ ہے کہ ان کے ایمان کی پرورش کے لئے کیسی جگہ چاہیئے ؟ کاجل کی کوٹھری میں پہنچ کر وہ دودھ کی طرح اپنے سفید دامن دل کو داغدار ہونے سے بچاسکیں گے یا نہیں ؟

رب تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ التجا ہے کہ اے کائنات کے مالک و مختار یہ وقت تیرے محبوب کے جاں نثاروں پر کتنا کٹھن اور انکی عقیدت و محبت کا کیسا سنگین امتحان ہے کہ ہم جیتے جی تیرے محبوب کی بارگاہ بے کس پناہ میں نازیبا کلمات کی بوچھاڑ اور تیرے دین کا مذاق اور استہزاء اڑتے دیکھ رہے ہیں۔ نجانے کتنی ایسی

رسوائے زمانہ کتابیں ہیں جس میں تیری شریعت مطہرہ کی تحقیر اور توہین ہورہی ہے اور تیرے محبوبین کی عظمت اور تقدس پر حملہ ہورہا ہے۔ اسلامی لیبل پر کتنے ایسے اسٹیج ہیں جس پر دن دھاڑے ناموس رسالت پر شعلہ بار تقریریں کی جارہی ہیں۔

اے رب قدیر ہم تیرے امتحان کے قابل نہیں اپنی عجز و ناتوانی کا احساس رکھتے ہوئے ہم تیری بارگاہ عدالت میں عہد و پیمان کرتے ہیں کہ ہم عمر کے آخری لمحے تک تیرے، تیرے رسول اور تیرے دین کے دشمنوں پر نفرین و ملامت کرتے رہیں گے اور ان کی ہر گستاخ اور بے ادب تحریر اور تقریر کا دندان شکن جواب دیتے رہیں گے۔ تو ہمیں اس راہ میں استقلال اور استحکام عطا فرما اور ہمارے سینوں کو اپنے عشق کا خزینہ اور محبت رسول کا گنجینہ بنا تاکہ اس پر سکینہ نازل ہو۔

خدایا وہ ہمت دے میرے قلم میں
کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

اے علیم و خبیر تو دلوں کا بھید جاننے والا ہے۔ تو جانتا ہے کہ ہمارا یہ اختلاف زر و زمین کی بنیاد پر نہیں، جائداد اور دولت کے پیش نظر نہیں، محض تیرے محبوب کی بارگاہ میں وفاداری کا سوال ہے۔ جو تیرا اور تیرے رسول کا ہے وہ ہمارے گلے کا ہار ہے۔ ہمارا حقیقی یار ہے۔ اور جو تیرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے اس سے ہمیں کوئی رشتہ اور تعلق نہیں۔ بلکہ اس کی دید ہی ہماری نظروں کے لئے بار ہے۔ خدائے برتر ملت کے سادہ لوح مسلمانوں کو فتنوں کے شر سے محفوظ فرما۔

آمین بجاہ سید المرسلین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلي علي رسوله الكريم

الاستفتاء --- (1)

السلام علیکم

ازراہ کرم شریعت کے مطابق فتویٰ دیکر اہلسنت کو ایک نئے عظیم فتنے سے بچایئے۔

ریاض گوہر شاہی نامی ایک شخص نے انجمن سرفروشان اسلام نامی ایک انجمن بنائی ہے۔ اسی انجمن کے تحت اس نے اپنی ریاضتوں اور مجاہدوں کے واقعات کو کتابی صورت میں بنام "روحانی سفر" شائع کیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ غالباً کوئی نیا فرقہ جنم لے رہا ہے۔ مثلاً اس کتاب کے صفحہ نمبر 7، 8 پر ریاض گوہر شاہی نے اپنے ان کارناموں کا اظہار کیا ہے۔ "کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا۔ یہی سمجھیئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہوگیا"۔ (روحانی سفر نمبر7 تا صفحہ نمبر8)

(پوری کتاب "روحانی سفر" میں مرزائیت اور وہابیت سے کہیں بھی صراحتاً توبہ کا ذکر نہیں ملتا۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ شخص بقول خود کچھ کچھ قادیانی اور کچھ کچھ وہابی ہے)۔

یہ شخص نشہ کو عبادت ٹھہراتا ہے جبکہ نشہ حرام قطعی ہے۔ چنانچہ روحانی سفر ص 49 تا ص 50 پر رقم طراز ہے :

"اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی۔ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی یہ شخص (یعنی چرسی)

ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کرکے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل، حسد اور تکبر ان کا شعار ہے۔ یہ شخص جس سے تونے نفرت کری اللہ کے دوستوں سے ہے۔ عشق اس کا شعار ہے اور (چرس کا) نشہ اس کی عبادت ہے۔

(معاذ اللہ ! بالکل ہی واضح طور پر نشہ کو صرف حلال ہی نہیں بلکہ عبادت ٹھہرایا جارہا ہے۔ ولا حول ولا قوة الا باالله العلي العظيم)۔

ریاض گوہر شاہی کے نزدیک نماز اور درود شریف کی کوئی خاص اہمیت معلوم نہیں ہوتی جیساکہ روحانی سفر ص3 پر اپنے بارے میں لکھتا ہے۔

"اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کرسکوں۔ (یعنی معاذاللہ نماز اور درود شریف سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)

ریاض گوہر شاہی نے جو روحانی منازل طے کئے ہیں ان میں عورتوں کا بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ نہ شرم، نہ حیا، نہ پردہ، نہ احتیاط۔ اس کے روحانی سفر میں ایک مستانی کا خصوصیت کے ساتھ دخل ہے۔ لکھتا ہے۔

(1) "میں دن کو کبھی کبھی اس عورت کے پاس چلا جاتا وہ بھی عجیب و غریب فقر کے قصے سناتی اور کبھی قہوہ اور کبھی کھانا بھی کھلادیتی" روحانی سفر ص34۔

(2) "کہنے لگی آج رات کیسے آگئے۔ میں نے کہا پتہ نہیں اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہوگیا ہے اور میرے قریب ہوکر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی" روحانی سفر 32۔

ریاض گوہر شاہی اور مستانی کے افسانہ عشق کا ایک اور رنگین واقعہ۔

(3) "کبھی کبھی اس کی آنکھوں میں عجیب سی مستی چھاجاتی پھر مختلف ادائیں

سے باتیں کرتی۔ سیاہ چہرے کو آٹے سے سفید کرتی۔ لڑکیوں کی طرح اتراتی۔ جبکہ اس کی عمر 50 سال کے لگ بھگ تھی۔ کبھی میرے ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگاتی اور کبھی ناچنا شروع کردیتی"۔ روحانی سفر ص37۔

یہ شخص مستانی سے گلے ملنے کا حیا سوز واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

(4) "مستانی نے گلے میں تسبیحاں لٹکائیں، ہاتھوں میں کشکول لیا، کاندھوں پر ریلی اور کمر میں گودڑی سجائی اور پیدل سفر کو تیار ہوگئی۔ جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا اور پھر گلے سے لگالیا"۔ (روحانی سفر ص38۔

کتاب "روحانی سفر" میں اولیاء اللہ کی بارگاہ میں بھی حملے کئے گئے ہیں۔ لکھتا ہے

" مستانی نے کہا "بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں کہ اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر (بھنگ) پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں کہ نہ پیوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کیوں کہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے جیسا کہ سائیں سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا سہاگن کا عورتوں کا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا، حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائف بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبد العزیز کے زمانے میں ولیہ کا ننگا تن گھومنا، لیکن سخی سلطان باھو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا تھا بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا۔ خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہوجاؤں پھر خیال آتا کہ اگر بامرتبہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا تھوڑا سے چکھ لیتے ہیں اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقع شراب طہورا ہی ہوگا۔ (روحانی سفر ص36)

معاذاللہ ثم معاذاللہ۔ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے بارے میں کس قدر ناپاک انداز اختیار کیا گیا ہے۔ بلکہ معاذاللہ اللہ کے نبی حضرت خضر علیہ السلام پر الزام قتل بھی عائد کردیا ہے اور ساتھ ہی اپنی ولایت کا چھپے چھپے الفاظ میں اظہار بھی کیا جارہا ہے۔ اور اسی لئے اب بھنگ پینے کی خواہش کا اظہار بھی کردیا گیا ہے کیوں کہ معاذاللہ ان کے نزدیک نشہ تو عبادت ہے جیساکہ پیچھے روحانی سفر ص50 کے حوالے سے گزرا اور نماز وغیرہ قضا بھی ہوجائے تو اس سے ان کی ولایت پر کوئی اثر بھی نہیں پڑتا جیساکہ ایک اور مقام پر اپنی ولایت کا کچھ اس انداز میں اعلان کیا ہے۔

"آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی۔ سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا حتی کہ مغرب کی نماز کا وقت ختم ہوگیا اور پھر فاتحہ کا وقت بھی ختم ہونے لگا۔ آسمان پر اندھیرا چھاچکا تھا۔ اچانک میرے نظر شمال کی طرف آسمان پر پڑی تو کچھ عربی الفاظ نظر آئے۔ غور سے دیکھا تو "الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون" لکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا یہ جو آیت آسمان پر دکھائی گئی اللہ کے حکم سے ہوگی یعنی اللہ کی رضا ہے تو پھر ڈر کس کا ہمت کری اور چلّہ گاہ پہنچ گیا"۔ (روحانی سفر ص24)۔

علمائے اہلسنت کی خدمت میں درخواست ہے کہ شریعت کا حکم واضح کریں کہ یہ شخص ریاض گوہر شاہی جو چرسیوں اور موالیوں بلکہ موالن مستانی کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہے اور اولیاء اکرام رحمھم اللہ تعالیٰ جیسی مقدس ہستیوں پر بدعت کے فتوے لگاتا ہے بلکہ نعوذباللہ حضرت خضر علیہ السلام جو اللہ کے نبی ہیں ان کو بھی بدعتی کہتے ہوئے بچے کا قاتل ٹھہراتا ہے اور گناہوں کا علی الاعلان فخریہ اظہار کرتا ہے مرزائیت اور وہابیت کا اثر اپنے اوپر ہوجانے کا اقرار کرتا ہے اور نشہ کو عبادت ٹھہراتا ہے اس شخص کے بارے میں فرمائیں کہ یہ شخص اہلسنت سے ہے کہ نہیں۔ اس کی صحبت اختیار کرنا اور اس کی انجمن سرفروشان اسلام میں شمولیت اختیار کرنا کیسا اور یہ

لوگ جگہ جگہ مساجد میں حلقہ ذکر کرتے ہیں ان حلقوں میں شریک ہونا کیسا ہے ؟۔ مساجد میں ان کو حلقہ قائم کرنے کی اجازت دی جائے یا نہیں ؟

محمد اسلم قادری (خداداد کالونی)

------ جوابات ------

جوب1۔

باسمہ تعالیٰ

الجواب انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال اور اعمال سائل نے سوال میں ذکر کئے ان کو اصل کتاب روحانی سفر سے ملاکر دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ یہ سب باتیں اسنے روحانی سفر نامی اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس پر قادیانیت، وہابیت کا اثر ہے اور اس اثر کے زائل ہونے کا اسنے کہیں تذکرہ نہیں کیا ہے اور عملی اعتبار سے وہ چرسی اور بے نمازی ہے اور بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق و فاجر ہے۔ اس فسق و فجور سے توبہ کا ذکر تو اپنی کتاب میں نہیں کیا بلکہ ان کو بیان کر کے مزید گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور مشہور بزرگان دین اور حضرت خضر علیہ السلام جن کی نبوت کا قول راجح ہے کی شان میں گستاخی اور قتل کا الزام لگا کر اپنے خبث باطنی کا مزید اظہار کیا ہے۔

بخاری میں حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا من عاد لي ولياً فقد أذنته بالحرب یعنی جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی بے شک میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ لہذا یہ شخص اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کرکے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کررہا ہے۔ خضر علیہ السلام نے جو کچھ کیا اس کے

متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان وما فعلتہ عن امری۔ یعنی وہ کام اپنے امر سے نہیں کیا۔ پھر ان کو قاتل قرار دینا انتہائی گمراہی اور جہالت ہے۔

اس کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا اس کا مصنف ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ ہے اور ایک نیا فرقہ بناکر مسلمانوں کو گمراہ کررہا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیئے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم میں ہے فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین یعنی مت بیٹھ نصیحت آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ۔ اور بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایاکم و ایاھم لایفتنونکم ولا یضلونکم۔ بچاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ وہ نہ فتنہ میں مبتلا کریں اور نہ گمراہ کریں تم کو۔

مفتی وقار الدین غفرلہ

27 شعبان المعظم 1410

25-3-90

(دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ کراچی)۔

جواب2۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

الجواب وھوالموفق للصواب

اللھم رب زدنی علماً صورت استفتاء کو ملاحظہ کرنے کے بعد واضح اور ثابت ہوجاتا ہے کہ انجمن سرفروشاں کا بانی فاسق و فاجر ضال مضل ۔ ملحد و زندیق ہے۔ شریعت المطہرہ الغراء کا استہزا اور مذاق اڑانے والا ہے اور یہ کفر ہے۔ اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ للعلامۃ عبدالغنی النابلسی قدس سرہ العزیز میں ہے۔ جلد اول ص299 (و استحلال

المعصیۃ الاستخفاف بالشریعۃ) ای عدم المبالات باحکامھا و اہانتھا و احتقارھا (والیاس من رحمۃ اللہ والامن من عذابہ و سخطہ و تصدیق الکاہن فیما یجزہ عن الغیب کلہ کفر) معصیت (گناہ نافرمانی) کو حلال سمجھنا اور شریعت مطہرہ کا استخفاف اور استہزاء کرنا توہین اور تحقیر کرنا اور احکام شرعیہ سے لاپرواہی اور لاابالی اور اہانت اور احتقار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور ناراضگی سے امن اور کاہن جو غیبی خبریں دیتے ہیں ان کی تصدیق کرنا سب کے سب کفر ہیں۔

سیدنا خضر علیہ السلام ! مسلک جمہور میں نبی معظم ہیں اور پھر آپ ابھی تک بفضلہ تعالیٰ آسمان پر زندہ ہیں۔ قرب قیامت آپ زمین پر تشریف لائیں گے یہی مسلک جمہور ہے۔ علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں یوں ہی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نبی معظم کو قاتل یعنی مجرم قرار دینا معاذاللہ العیاذباللہ انتہائی خباثت اور ضلالت اور رذالت اور ذلالت اور حماقت ہے۔ نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل قرار دینے والا خبیث النفس بلکہ اخبث بلکہ اخبث الخبثاء اور خارج عن الاسلام ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اذکروا الفاجر کی تحجر الناس فاسق اور فاجر کا تذکرہ کرو تاکہ لوگ ان کی عیاریوں، مکاریوں، چال بازیوں، فریبوں، دھوکوں سے بچیں۔ ایاکم و ایاھم کے ماتحت اس کی مصاحبت سے بچیں

واما ینسینّک الشیطن فلاتقعد بعدالذکریٰ مع القوم الظالمین

اگر شیطان تجھے بھلاوے تو نصیحت حاصل ہونے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔ اس فرمان خداوندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے شخص کا اقتصادی، معاشرتی بائیکاٹ کرنا ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔

یہ پیشوا نہیں۔ یہ گمراہ ہے۔

یہ پیر نہیں۔ یہ شریر ہے۔

یہ بزرگ نہیں۔ یہ گرگ ہے۔

یہ ولی نہیں۔ یہ شقی ہے۔

یہ فیضان نہیں۔ یہ شیطان ہے۔

مسلمانو کو ایسے شخص سے بچنا لازمی ہے۔ یہ زہر قاتل ہے اور ریح عاصف ہے جو مسلمانوں کو قبر بطالت میں ڈال دے گی۔

دور شد از اختلاط یار بد

یار بد بدتر بود از مار بد

ایسا بدبخت شخص قوم مسلم کا رہنما نہیں ہے یہ راہ حق کی طرف نہیں لے جارہا بلکہ یہ راہ باطل کی طرف قوم کو لے جارہا ہے۔

اذا كان الغراب دليل قوم سيهديهم طريق الهالكين

جب ہو کوا قوم کا رہنما تو عنقریب ان کو ہلاک کرنے والے راستوں کی طرف راہ دکھائے گا۔

نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ، گناہ کبیرہ سے منزہ و مبرا ہوتا ہے۔ شرک و کفر، ظلم و کذب، چوری اور خیانت، عمل باطل، فعل محرم غرض یہ کہ منہیات شرعیۃ اور ممنوعات ملیۃ سے بفضلہ تعالیٰ پاک ہوتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے۔ آیت : ماتدري مالكتٰب (الاية) کے تحت تفسیر میں فرماتے ہیں۔

اجتمعوا علي ان الرسل عليهم السلام كانوا مؤمنين قبل الوحي معصومين من الكبائر و من الصغائر الموجبة لنفرة الناس عليهم عنهم قبل البعثة و بعدها فضلا عن الكفر۔

اس پر سب متقدمین و متاخرین، اولین و آخرین، سابقین و لاحقین تمامی محدثین و مفسرین، فقہاء کرام، اولیاء عظام، علماء ملت و فضلاء ملت و مشائخ عظام کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام و رسل عظام وحی سے پہلے مومن تھے۔ گناہ کبیرہ نیز گناہ صغیرہ سے

جو لوگوں میں نفرت کا باعث بنیں۔ یہ نبوت سے پہلے معصوم تھے اور بعد میں بھی معصوم ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ کفر۔ معاذاللہ

لہذا نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل، مجرم ٹھہرانا اس نوکر شاہی کی جہنم کی تیاری ہے۔ ایسا شخص مورد غضب جبار ہے۔ لعنة الله و رسوله میں گرفتار ہے۔ جہنمی ہے۔ دوزخی ہے۔ مردود الشهادت ہے۔ ناقابل خلافت و ناقابل امامت ہے اور ناقابل قیادت ہے۔

پھر ان کے قاتل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ باطن پر تھا۔ وہ باطن کے اعتبار سے فیصلہ فرماتے۔ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ ظاہر پر تھا جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احکام کا نفاذ اور فیصلے ظاہر پر ہیں۔

نحن نحكم بظواهركم ولانحكم ببواطنكم

ہم تو تمہارے ظاہر پر فیصلے کرتے ہیں ہم تمہارے باطن کے اعتبار سے فیصلے نہیں کرتے۔ تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو اس لئے ہلاک کیا کہ اس نے بالغ ہوکر اپنے ماں باپ کو قتل کرنا تھا۔ تو بعد میں اسے قتل کیا جانا تھا۔ آپ نے اسے ہلاک کردیا باطنی علم کی بناپر تو باطن پر حکم جاری کرنا یہ من جانب اللہ تھا چنانچہ قرآن حکیم نے تائید فرمادی اور حضرت خضر علیہ السلام کے قول کو ذکر کیا کہ ما فعلته عن امري ذلك تاويل مالم تستطع عليه صبراً۔

جب اس جاہل اجہل جہال کو فیض ظاہری اور فیض باطنی کا ہی پتہ نہیں اس علم سے خالی اور کورا ہے تو کوئی اس سے استفاضہ اور استفادہ کیسے کرسکتا ہے اور یہ خبیث اخبث خباث کسی کو افاضہ اور افادہ کیسے کرسکتا ہے۔ جانبین سے انفصال اور انقطاع ہے۔ اور جانبین سے افتراق ہی افتراق ہے۔ ایسی پیری مریدی اور ایسی عقیدت اور بیعت میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ الخسران المبین۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

حضرت سیدنا جنید بغدادی سید الطائفہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چند صوفیوں نے کہا ہمیں اب نماز روزہ کی ضرورت نہیں۔ ہم پہنچ گئے۔ ہم پہنچ گئے۔ قد اوصلنا فقد اوصلنا مریدین و معتقدین حضرات نے سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے ان کے یہ کلمات عرض کئے تو آپ نے فرمایا سچ کہاں انہوں نے فقد اوصلوا فقد اوصلوا۔ عقیدتمندوں نے عرض کی حضرت آپ بھی ان کی تصدیق و تائید فرما رہے ہیں۔ فرمایا فقد اوصلوا الی جهنم۔ فقد اوصلوا الی جهنم۔ وہ جہنم کی طرف پہنچ گیا پس وہ جہنم کی طرف پہنچ گیا۔

معیار ولایت

قرآن حکیم نے معیار حق اور معیار ولایت میں یہ بیان فرمایا۔

قل ان کنتم تحبّون اللّٰه فاتبعونی یحببکم اللّٰه و یغفرلکم ذنوبکم و اللّٰه غفور رحیم۔

فرمائیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا۔ اور تمہاری بخشش فرمادے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

بغیر اتباع رسول اللہ، بغیر اطاعت نبی اللہ، بغیر اتباع شریعت محمدیہ کبھی بھی کوئی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

علماء کرام، صوفیاء عظام، صلحاء، نجباء، شرفاء، کملا، بدلا اقطاب اغواث کا بیان

کردہ اصول شرع ملاحظہ فرمائیں۔

الشریعة کالسفینة الطریقة کالبحر والحقیقة کالصدف و المعرفة کالدر من اراد الدر رکب علي السفینة۔

شریعت المطہر الغراء کشتی کی مانند ہے۔
طریقت مستقیمہ و سیعہ سمند کی مانند ہے۔
حقیقت اصلیہ سیپوں کی مانند ہے۔
معرفت مطلوبہ موتی کی مانند۔
جو موتی کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ کشتی میں سوار ہوجائے۔

کوئی فرد ہوا میں اڑے۔ آگ پر چلے جب تک اس میں اتباع شریعت نہیں، ولایت نہیں۔ کرامت نہیں۔ یہ اہانت ہوگی یا استدارج ہوگا۔

جہلاء، حمقاء، خبثاء کرامت اور اہانت میں فرق نہیں کرتے۔
جہلاء، حمقاء، خبثاء کرامت اور استدراج میں فرق نہیں کرتے۔

شیطان مشرق میں ہو آن وحدت میں مغرب میں پہنچ جائے یہ استدراج ہے۔

اور سیدنا غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آن واحد میں مشرق سے مغرب میں پہنچیں اور اپنے مرید کی امداد فرمائیں اس کی ستر پوشی کریں یہ کرامت ہے۔

خرق عادت

ارہاص۔ معجزہ۔ کرامت۔ معونت۔ اہانت۔ استدراج

ارہاص ۔

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار نبوت و رسالت سے پہلے جو امور خارق عادت، خلاف عادت صادر ہوں ان کو ارہاص کہتے ہیں۔

معجزہ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار نبوت و رسالت کے بعد جو امور خارق عادت اور خلاف عادت صادر ہوئے وہ معجزہ ہیں۔ جیساکہ شق قمر، رد شمس، معراج لامکان۔

کرامت۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی مرد کامل، مقرب بارگاہ الٰہی، غوث، قطب، ابدال، ولی اللہ، صحابی رسول، تابعی، تبع تابعی، ائمہ مجتہدین، اولیاء کاملین سے جو امور خرق عادت خلاف عادت صادر ہوں ان کو کرامات کہتے ہیں۔ کرامات الاولیاء حق (شرح عقائد)

معونت۔

عام مومنین سے جو خرق عادت و خلاف عادت امر صادر ہوں وہ معونت ہے۔

اہانت۔

بے باک، فجار یا کفار سے ان کے خلاف خرق عادت امر ظاہر ہو وہ اہانت ہے۔

استدراج۔

بے باک، فجار یا کفار سے ان کے موافق خرق عادت امر ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے جیساکہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا کرشن جی اپنی دس گوپیوں کے پاس ایک وقت میں

تھا۔ یہ استدراج ہے۔

مسلمانو کو اصول شرع مذکورہ کے اعتبار سے سمجھ لینا چاہئے کہ ریاض نوکر شاہی کے تمامی افعال و اقوال، اعمال و احوال و کردار مذکورہ گندے اور غلیظ اور فحش نجاسات ہیں۔

مسلمانوں اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تمھیں گندگی کی چھینٹیں پڑیں گی۔ مسلمانوں اس سے پیچھے ہٹ جاؤ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم نشہ و سکر میں محو ہوجاؤ گے۔

اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار

سواد اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو۔ جو جماعت سے الگ ہوا وہ نار (جہنم) میں الگ ہوا۔ علیکم بالجماعۃ۔ جماعت کو لازم پکڑو۔ ایسے عقل کے اندھوں، دل کے گندوں۔ جاہلوں، بکواسیوں اور خباثت کے پتلوں کے پیچھے مت جاؤ۔

خبیث ! نشہ سے دور رہنے کا ایک واقعہ سن لے تجھے پتہ چل جائے گا کہ اتباع شریعت نماز، روزہ کا کرنا اور ممنوعات شرعیہ سے باز رہنا اس سے صالحیت اور ولایت ملتی ہے۔ حضوری ملتی ہے نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

حضرت سیدنا علامہ عبد الحق محدث دہلوی قادری محقق علی الاطلاق علیہ الرحمۃ جب سرکار کے فرمان سے تبلیغ حقہ کے لئے ہندوستان میں تشریف لائے تو آپ مساجد میں جاتے اور فقیروں، درویشوں کے آستانوں پر پہنچتے اور ان مقاموں پر بھی تبلیغ فرماتے۔ ایک مقام پر گئے تو ایک صاحب کشف نے حضرت شیخ عبدالحق صاحب علیہ الرحمۃ کو فرمایا کہ لو شراب (نشہ) پی لو۔ آپ نے فرمایا حرام ہے۔ نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا نہیں تو حضوری نہیں ہونے دوں گا۔ آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ جب بھی آپ حضوری کرنا چاہیں وہ صاحب کشف خبیث درویش فقر کہتا کہ شراب کا پیالہ پی لو ورنہ حضوری نہیں ہوگی۔ تین دن ایسے ہی گزر رہے۔ اگلے دن جب

حضوری کا وقت آیا اور شیخ حضور کے دروازہ پر کھڑے تھے۔ سرکار نے فرمایا تین دن ہوگئے۔ عبدالحق نہیں آیا۔ شیخ نے عرض کی حضور ایک فقیر ہے جو مجھے اندر نہیں آنے دیتا۔ کہتا ہے شراب پی لو تو پھر حضوری ہوگی نہیں تو حضوری نہیں ہونے دوں گا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سے فرمایا کہ کون ہے کتا۔ دفع کیوں نہیں ہوتا۔ دفع ہوجا۔ چنانچہ شیخ کو حاضری حضوری نصیب ہوئی اور آپ وہاں فقیر کے ڈیرے پر گئے اور ان لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا پیر کہاں ہے۔ کہا اندر سویا ہوا ہے۔ فرمایا دیکھو تو سہی۔ انہوں نے دیکھا تو اندر کوئی نہ تھا۔ وہ حیران ہوئے۔ آپ نے فرمایا کوئی یہاں سے نکلا بھی تھا۔ انہوں نے کہا اندر سے ایک کتا نکلا اور باہر کو نکل گیا۔ چنانچہ آپ نے سارا واقعہ اس کو بیان کیا۔

مسلمانوں اب اس کو کیا کہو گے جو شراب کے نشے میں مخمور رہتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

قال قال رسول اللہ صلي اللہ عليه وسلم كل مسكر حرام

ہر نشہ دینے والی شئی حرام ہے۔ لہذا شراب ، بھنگ، چرس، گانجا، تاڑی، سپرٹ، الکوحل یہ سب نشہ دینے والی ہیں حرام ہیں۔ نشہ دینے والی شئی جبکہ وہ سیال بہنے والی ہو، پانی کی صورت میں ہوتو وہ نجس بھی ہیں۔ لہذا شراب اور بھنگ، چرس، گانجا جبکہ گھوٹی گئی ہوں اور تاڑی (دودھ) جبکہ اس میں سکر آجائے اور سپرٹ اور الکوحل سب نجس اور پلید ہیں اور حرام بھی ہیں۔ (کتب فقہ عالمگیری وغیرہ)۔

مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا حرام ہے اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا حرام ہے۔ حدیث میں ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت آئی ہے۔

سرکار فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء و المتشبھات بالرجال۔

کہ اللہ تعالیٰ ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے مشابہت بنتے ہیں اور ان عورتوں

پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ اب رہا مسئلہ مجذوبیت کا۔ حقیقی مجذوب احکام شریعت کا انکار نہیں کرتا۔ مجذوب اگر عورتوں کے کپڑے پہن لیتا ہے تو شرعاً اس پر گرفت نہیں کیوں کہ وہ مکلف نہیں رہا کیوں کہ وہ سلوک طے کررہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اس کے قلب پر واقع ہوئی اور وہ برداشت نہ کرسکا اور اس پر جذب طاری ہوگیا اور عقل گم ہوگئی جس کی وجہ سے وہ مکلف نہ رہا۔ مکلف ہونے کی صورت میں غیر محرموں سے ملنا اور ان کے جسم سے مس کرنا حرام اور زنا ہے۔ چاہے بظاہر کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو اگر صاحب عقل ہے اور مکلف ہے جیسا کہ ریاض گوہر شاہی تو اس کی پوری پوری گرفت ہوگی اور اس پر شرعی حد جاری ہوگی۔

رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ ولیّہ تھیں۔ پاکباز تھیں۔ بیت اللہ شریف آپ کا طواف کرتا تھا۔ ان کو طائفہ کہنا یہ ریاض نوکر شاہی کی خباثت اور ضلالت ہے۔ ریاض نامی اور اس کے معتقدین کو مساجد میں حلقہ ذکر کے لئے اجازت دینا اور جگہ دینا فتنہ و فساد کو جگہ دینا ہے اور مساجد میں تخریب کاری کا سامان پیدا کرنا ہے۔ سنّی مسلمانوں کو لازمی ہے کہ ان کو ہرگز دل و دماغ، ذہن و فکر، منبر و محراب اور مسجد و مدرسہ میں جگہ نہ دیں اور ان کی صحبت سے بچیں۔

للصحبة تاثير ولو كان شيئاً

نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہوتا تو قاضی اسلام ایسے لوگوں کو شہر بدر کردے گا۔ (فتاوی عالمگیری مظہری وغیرہ)

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

ابو العلا محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی قصور
شیخ الحدیث والافتاء و ناظم
دارالعلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ، قصور

جواب3۔

الجواب بعون اللہ الوہاب

مذکورہ شخص کا تعلق مسلمانوں کے کسی گروہ سے نہیں۔ رابعہ بصری رحمہا اللہ تعالیٰ اور دیگر اولیاء گرامی کی نسبت جو بکواس اس نے کی ہے یہ اس شخص کے بد مذہب ہونے کی دلیل ہے۔ نیز اس کی پوری انجمن کا بنانا ہی شاید اس لئے ہو کہ منشیات کو اس انداز سے اسمگل کرلینا آسان ہوجائے گا۔ ایسے شخص کی بات سننا، اس کی محفل میں بیٹھنا حرام ہے۔

قول تعالٰي فلاتقعد بعد الذكرٰي مع القوم الظالمين۔

اور پھر خضر علیہ السلام بقول بعض مفسرین وہ نبی ہیں تو نبی کی طرف ظلم اور قتل کی نسبت بہ ایں طور کرنا کفر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ وعلمناہ من لدنا علماً کی تفسیر اکرمناہ بالنبوۃ سے کی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

مولانا عبد السبحان قادری
مہتمم دارالعلوم قادریہ سبحانیہ
ڈرگ کالونی کراچی۔ 25۔

جواب4۔

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی گوہر شاہی نے اپنے رسالے روحانی سفر میں بارہا

گناہ کا اقرار و اظہار کیا ہے

والاظهار بالمعصيت معصيت

خصوصاً ایک مستانی کے ساتھ مصافحہ کرنا، گلے ملنا، مستانی کے ساتھ لپٹ جانا وغیرہ۔ لہذا ضروری جانا کہ شخص مذکور کے بارے میں مافی الضمیر کا اظہار کروں اور اسکے رسالے (روحانی سفر) کے چند اقتباسات کا رد کروں۔ وماتوفيقي الاباللّٰه العلي العظيم۔

گوہر شاہی کا اقرار و اظہار (1) کہ میں مستانی کے ساتھ لپٹ گیا۔ (2) مصافحہ کیا، معانقہ کیا جب کہ مستانی کے لئے موصوف غیر محرم ہے۔

نامحرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ کے رد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں۔

1۔ حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ سیدنا احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ کسی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شوہر کے بھائی (وغیرہ) کا کیا حکم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کا بھائی تو موت ہے۔ (یعنی اس سے فتنہ کا اندیشہ بہت زیادہ ہے) رواہ البخاری و مسلم۔ ثبات الشرور)

2۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت داخل ہو تم ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر موجود نہیں ہیں کیوں کہ شیطان تمھاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے۔ تو صحابہ نے عرض کی کہ آپکے بھی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مجھ میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میری مدد فرمائی ہے بمقابلہ شیطان۔ اس لئے وہ میرا فرمان بردار ہوگیا ہے۔ رواہ الترمذی و مشکوۃ۔

3۔ حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جب کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ تیسرا ساتھی شیطان ہوتا ہے (رواہ الترمذی)

4۔ حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے بدوں شوہر کی اجازت کے بات چیت کی جائے (رواہ الطبرانی)

5۔ حضرت حسن بصری سے مرسلاً روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے بات نہ کریں (رواہ ابن سعد)

6۔ حضرت ابوہریرہ سے طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کا زنا (نامحرم کو) پکڑنا ہے۔ رواہ مسلم و بخاری)

7۔ حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھودی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ رواہ الطبرانی والبیہقی۔ و رجال الطبرانی ثقات۔

8۔ حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ! جو تو اکیلا کسی عورت کے پاس بیٹھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب کوئی مرد کسی عورت سے تخلیہ کرتا ہے تو شیطان ان دونوں کے درمیان گھس آتا ہے۔ کیچڑ میں بھرے ہوئے خنزیر (سور) سے بدن کا لگ جانا اس سے بہتر ہے کہ اس کا کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے سے لگ جائے جوکہ اس پر حلال نہیں۔ رواہ الطبرانی و ترغیب ص 322 ج3۔

9۔ اجنبی عورتوں کو سلام کرنا اسی طرح اجنبی مردوں کو (عورتوں کے لئے) سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ اخرجه ابونعيم في الحلية عطاء الخراساني

مرسلاً۔ کنزالعمال ص 263ج8۔

اقول۔ ان خبر رسول الله صلي الله عليه وسلم بمنزلة الكتاب في حق لزوم العلم و العمل به فان من اطاعه فقد اطاع الله عزوجل و قوله تعالٰي وما اٰتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نامحرم عورت کے داخل ہونا منع ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ بات چیت منع ہے۔ نامحرم عورت کیساتھ مصافحہ منع ہے۔ نامحرم عورت کے ساتھ مصافحہ حرام ہے۔ نامحرم کے ساتھ اکیلے بیٹھنا حرام ہے۔ نامحرم عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔

شخص مذکور نے حرام کو حلال جانا ہے اور جو شخص حرام کو حلال کہے فھو کافر۔

حدیث متواتر کے لئے علماء نے لکھا ہے ویکون ردہ کفراً

شخص مذکورہ نے احادیث متواتر کو رد کیا ہے فھو کافر۔

جب میں نے گوہر شاہی کے رسالہ کا مطالعہ کیا اس کے گناہ کے اقرار و اظہار کو پڑھا اور توبہ کرنے کا کہیں ذکر نہیں پایا تو یقین کرلیا کہ گوہر شاہ ضال و مضل ہے بلکہ حرام کو حلال جانتا ہے بناء بریں کافر ہے۔ مسلمانوں سے گذارش ہے کہ ایسے ضال و مضل کی صحبت سے دور رہیں۔

اگر آپ کہیں کہ آپکا فتویٰ موجود ہے موصوف سے فیض و برکت کے حصول کے بارے میں تو عرض خدمت ہے کہ میں نے استفتاء کے الفاظ کے عین مطابق جواب دیا ہے مجھ سے، (روحانی سفر جو حقیقت میں شیطانی سفر پر مبنی ہے)، چھپایا گیا تھا، مجھے پہلے اس رسالے کا قطعاً کوئی علم نہ تھا جس طرح حضرت غزالی دوراں الشیخ احمد کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علماء اہلسنت کے نام لیٹر جاری کیا تھا پھر میں نے جو انٹرویو گوہر شاہ سے لیا تھا اس میں بھی کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر میں گرفت کرتا۔ اب گوہر شاہ کا مذکورہ بالا رسالہ میرے سامنے ہے اور اس رسالے کو لے

کر میں نے گوہر شاہ سے بالمشافہ ملاقات کر کے کہا کہ یہ جملے غلط ہیں جس کے جواب میں موصوف نے انکار کیا اور کہا کہ یہ صحیح ہیں جس کی دلیل روحانی سفر پر اعتراضات اور اس کے جواب میں ملاحظہ ہوں۔ اتمام حجت کے بعد اور شخص مذکورہ کے مریدین سے ملاقاتوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گوہر شاہ قرآن و حدیث کی رو سے ضال مضل ہے اور کافر ہے۔

اللھم حفظنا من ھذاالضال و المضلین۔
بجاہ المرسلین
آمین یارب العالمین

بقلم خود

مولانا محمد عبدالعلیم قادری
ناظم دارالعلوم قادریہ سبحانیہ
شاہ فیصل کالونی 5 کراچی25 ، فون 4570459

19-5-91

(نوٹ) امید ہے آپ میری تحریر کو من و عن کیساتھ شائع فرمائیں گے۔ کوئی خیانت نہ ہوگی۔

جواب5۔

مکرمی و محترمی جناب محمد اسلم قادری صاحب
السلام علیکم و رحمۃ اللہ
مزاج گرامی !

آپ کا سوالیہ مراسلہ محرم الحرام کی مصروفیات کے ایام میں موصول ہوا تھا۔

تبلیغی دوروں کی وجہ سے فی الوقت جواب نہ لکھ سکا۔ عنایت ایزدی سے آج جواب ارسال کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین۔

الجواب اللھم اجعلہ لنا الحق والصواب
از مدینۃ الاولیاء اوچ متبرکہ (بہاولپور)

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ ریاض گوہر شاہی نام نہاد بانی انجمن سرفروشان اسلام کی کتاب "روحانی سفر" کے اقتباسات سائل کے سوال میں باندراج صفحات دیکھے جو روح اسلام اور نور ایمان کے سراسر منافی تھے۔

1۔ وہابی اور مرزائی گستاخ رسول ہیں اور گوہر شاہی پر ان دو کا اثر ہے جبکہ گستاخ رسول کی توبہ بھی مقبول نہیں ہے۔

2۔ شریعت مطہرہ نے دھوکہ، فراڈ، جوا اور شراب حرام قرار دیا ہے جو ان کو حلال جانے وہ خارج از اسلام اور جو انکو حرام جان کر مرتکب ہو فاسق، فاجر اور جری علی الکبائر ہے۔ ایسے سے نفرت اور اجتناب بہت ضروری ہے۔

3۔ غیر محرمات کے ساتھ تخلیہ و دیگر فحش حرکات ممنوع و حرام ہیں۔

اس اجمال کی مختصر سی تفصیل یہ ہے۔

نشہ کو عبادت کہنا اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سے مذاق اور قرآن و حدیث کا صریح انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یاایھاالذین اٰمنوا انما الخمر و المیسر والانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (القرآن)

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل شراب اسکر فھو حرام۔ بخاری و مسلم جامع صغیرج2 ص98 اوکما قال کل مسکر حرام ۔ اوکما قال کل سکر خمر و کل مسکر حرام و مااسکر منہ الفرق فمل الکف منہ حرام۔ جامع صغیرج2 ص99۔

چرسی و شرابی کو علماء حقہ سے افضل بتانا بھی قرآن و حدیث سے انحراف ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (القرآن)۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فضل العالم علي العابد كفضلي علي ادناكم۔ ترمذي، دارمي، مشكوٰة ص34 عن ابي امامة الباهلي و عن مكحول مرسلاً۔

5۔ درود شریف کو غیر مفید سمجھنا حماقت، ضلالت اور گمراہی ہے کیوں کہ درود شریف عبادات میں سے اعلیٰ، محبوب و مقبول عبادت ہے۔ ہر قاری کے لئے مفید، نافع، سیآت کے لئے دافع اور درجات کے لئے رافع ہے۔ بارگاہ رسالت میں قرب کا ذریعہ اور محشر میں نجات کا سبب ہے۔ ھکذا فی کتب الاحادیث۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یاایھاالذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً۔

6۔ غیر محرم عورتوں کے ساتھ اختلاط شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم اور اسی طرح عورتوں کے لئے بھی حکم ہوا ہے۔ قل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن و يحفظن فروجهن ولايبدين زينتهن الأية۔ عورتیں بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہروں کے لئے کرسکتی ہیں۔ ولايبدين زينتهن الالبعولتهن الأية۔

قرآن میں عورتوں کا ناچنا منع ہے۔ ولايضربن بارجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن۔ غیر محرمات سے گلے ملنا تو کجا انکی طرف دیکھنا بھی منع ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يدنين عليهن من جلابيبهن۔

گوہر شاہی ان تمام احکامات اور شرعی تقاضوں کو کیا سمجھے اور مستانی سے کیوں تعلق استوار کئے ؟

7۔ حضرت خضر علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد کہ وما فعلته عن امري (القرآن) اعتراض دراصل رب العالمین پر اعتراض ہے۔ اللہ کی حکمتوں پر معترض کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

8۔ اولیاء اللہ کی طرف غلط باتوں کی نسبت ان سے دشمنی و عداوت ہی ہے اور حدیث قدسی ہے۔ من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنته بالحرب (بخاری و مشکوٰۃ ص197۔

گوہر شاہی کے افعال و اقوال بد دینی، ضلالت و گمراہی پر مبنی ہیں اس لئے اجتناب و نفرت بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

کتبہ محمد سراج احمد سعیدی القادری

اوچ شریف۔ بہاولپور۔

جواب6۔

786۔ الجواب ھوالموفق للصواب

انجمن شرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال و افعال سائل نے کتاب "روحانی سفر" سے نقل کئے ہیں وہ کتاب میں ایسے ہی ہیں اور مزید یہ کہ اس شخص نے اپنی ایک اور تصنیف "روشناس" میں بھی کم از کم چھ مقامات پر اکابر کی بے ادبی کی، حدیث شریف کا مفہوم اپنی طرف سے گھڑا، اللہ تعالیٰ کے لئے خیال ثابت کرکے اسکے علم کی نفی کی ہے نیز علماء شرع پر اور مشائخ عظام پر آپس کے اختلافات کا الزام لگایا ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ شیخ صنعان اور مرزا غلام احمد کے ماننے والوں کو مسلمان کہا، لہذا اس شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ تحت

گمراہ اور جاہل ہے درست ہے بلکہ موخرالذکر عبارت ہی اگر اس کا عقیدہ ہے جیساکہ ظاہراً معلوم ہوتا ہے تو وہ مرتدین کو مسلمان ماننے کی بناء پر خود دائرہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔ حضرت علامہ مولانا و بالفضل اولیٰنا کا فتویٰ اس بارے میں بالکل صواب و صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی
مہتمم و شیخ الحدیث
19 اگست، 1990
دارالعلوم احسن البرکات، حیدر آباد۔

جواب7۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کے استفتاء میں جو کتاب "روحانی سفر" کی عبارت نقل کی گئی ہے فقیر کی نظر سے نہیں گزریں۔ اگر ایسی عبارت اس میں درج ہیں تو وہ شخص زندیق ہے اور شریعت مطہرة کی بیخ کنی کرنے والا اور پاکان امت کے مشن کو بدنام کرنے والا۔ ایسے شخص کی سختی سے تردید کرنی چاہیئے اور لوگوں کو اس کے قبیح اور شنیع عقائد سے آگاہ کرنا چاہیئے تاکہ امت مسلمہ اس کے فریب اور عقائد فاسدہ سے محفوظ رہے۔ دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ جو تحریر کیا گیا ہے وہ درست ہے۔ بندہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ صلي اللہ عليہ وعلي الہ و اصحابہ اجمعين۔

مفتی ابوالعلیٰ غلام نبی
12 ستمبر، 1990
دارالعلوم حامدیہ رضویہ، بکرا پیڑی، کراچی۔ فون : 73626۔

جواب8۔

سائل نے مذکورہ اقتباسات جو تحریر کئے ہیں ان سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کا قائل انتہائی درجہ کا جاہل ہے اور اس کی اس جہالت نے اسے کفر تک پہنچادیا ہے۔ چونکہ اس نے نشہ کو عبادت کہا ہے اس میں دو اعتبار سے کفر لازم آتا ہے۔ ایک تو یہ کہ جس شے کو خدا تعالیٰ نے قرآن میں حرام قرار دیا ہے اسے اس نے حلال جانا۔ دوسرے یہ کہ نشہ کو عبادت کہنے سے شریعت کی توہین و تمسخر لازم آتا ہے اور شریعت سے تمسخر کفر ہے۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ شخص اگر شریعت مطہرہ کا علم رکھتا تو کبھی بھی ایسی بات نہ کہتا اور یہ بات اہل طریقت کے نزدیک مسلمہ ہے کہ علم کے بغیر انسان معرفت حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

"چوں شمع پئے علم باید گداخت کہ بے علم نتواں خدارا شناخت"

ترجمہ : شمع کی طرح علم کے لئے اپنی جان کی بازی ہار دینی چاہیئے کیوں کہ بغیر علم کے خدا کی معرفت حاصل نہیں ہوسکتی۔

مشہور صوفی بزرگ حضرت علی ھجویری المعروف داتا گنج بخش اپنی تصنیف کشف المحجوب میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں۔

المتعبد بلا فقہ کالحمار بالطاحونة

ترجمہ : علم دین جانتے کے بغیر عابد شخص فراس کے گدھے کے برابر ہے۔

اس لئے کہ وہ کتنا ہی گھومے پہلے قدم پر ہی ہے ص23۔ آگے چل کر فرماتے ہیں "مگر یہ یاد رہے کہ کوئی درجہ اور مرتبہ علم کے درجہ سے زیادہ بلند مقام نہیں رکھتا کیوں کہ اگر علم نہ ہوتو انسان لطیفہ رحمانی کو پہچان نہیں سکتا اور صاحب

علم ہی تمام مقامات اور مشاہدات و مراتب کا حامل ہوسکتا ہے"۔ (ایضاً ص25)

حضرت سلطان باھو فرماتے ہیں۔

علم واج، جے کریں فقیری
کافر مرے دیوانہ ہو

ترجمہ : بغیر علم کے اگر کوئی ولایت کا دعویدار ہوتو ایسے شخص کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔ مذکورہ شخص حضرت باھو کے اس ارشاد گرامی کا مصداق اتم ہے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام کو جو قاتل قرار دیا ہے بعض مفسرین کے نزدیک آپ نبی ہیں اور نبی کی شان میں گستاخی کفر ہے اور حدیث پاک میں ایسے شخص کا فیصلہ مذکور ہے۔
چونکہ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

من قال فی القرآن برایه فلیتبؤ مقعده من النار (مشکوٰۃ کتاب العلم)

تو ایسا شخص اہل معرفت تو نہیں ہوسکتا البتہ اہل نار ضرور ہوسکتا ہے۔ اہل سنت کا یہ موقف ہے کہ اگر خبر واحد بھی قرآن کے معارض ہوتو اسے ترک کردیا جائے گا کجا کسی صوفی کی بات۔ ہاں علماء فرماتے ہیں کہ اگر تم یہ سنو کہ فلاں قول فلاں بزرگ کا ہے اور یہ قول شریعت کے مناقض ہوتو یہ متصور کرو کہ ان کا قول نہیں ہے۔ ان کی جانب منسوب کردیا گیا ہے لیکن اگر اس بات کا پکا ثبوت ہوکہ اسی مسلمہ بزرگ کا قول ہے تو یہ سمجھیں گے کہ حالت سکر میں کہا ہوگا۔ اگر یہ بھی پختہ بات ہوکہ حالت سکر میں نہیں کہا بلکہ ہوش میں کہا ہے تو مجبوراً کہنا پڑے گا کہ یہ ان سے سہو ہوا ہے کیوں کہ ہمارے پاس ہر شئے کی کسوٹی قرآن پاک موجود ہے۔

اہل طریقت نے اپنی تصانیف میں تصریح کی ہے کہ "انا الحق" کا قول اگر کسی مجذوب کی زبان سے وجد کی کیفیت میں طاری ہوا ہے تو وہ ایسی حالت میں معذور ہے

لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اسی قول کو صحیح حالت میں کہے تو کافر ہوجائے گا۔

لہذا ہر وہ بات جو بزرگان دین کی طرف منسوب ہے اور ہے شریعت کے خلاف تو اسپر عمل نہیں کیا جائے گا۔ مذکورہ شخص کی مجلس میں بیٹھنا ایمان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے اور حتی المقدور انہیں ان ناپاک عقائد کی اشاعت سے روکا جائے۔

مولانا مفتی لیاقت علی

لیاقت علی جامعہ غوثیہ باغ حیات علی شاہ سکھر۔

جواب 9۔

باسمه تعالی

مذکورہ بالا استفتاء پڑھا اور ریاض گوہر شاہی نامی شخص کی حقیقت کا پتہ چلا میں تو پہلے بھی اسکو مشکوک سمجھتا تھا لیکن یقین نہیں تھا لیکن اب یقین ہوگیا کہ یہ شخص ایک گمراہ اور بددین شخص ہے جس کو اہل سنت میں ہرگز نہیں گردانا جاسکتا اسی لئے تمام احباب اہل سنت کو اسکی تصانیف کے مطالعہ اور اس کی انجمن کے جلسوں اور حلقہ ہائے ذکر وغیرہ سے کلیتاً اجتناب و احتراز کرنا ضروری ہے۔ میں تو اس انجمن کو سرفروشان اسلام کے بجائے فروشان اسلام کے نام سے یاد کیا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ تمامی اہل سنت کو اس فتنہ عظیمہ سے محفوظ فرمائے۔

دارالافتاء جامعہ امجدیہ کا فتوی بالکل درست اور صحیح ہے جس کی بھرپور حمایت کے ساتھ ساتھ انجمن سرفروشان اسلام کے بانی کی مذمت بھی کرتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مولانا محمد عبدالغفور قادری

فاضل علوم شرقیہ، فاضل جامعہ رضویہ، فیصل آباد، ضلع گجرات۔

جواب10۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بربنائے صدق و صواب شخص مذکور جس نے مرزائیت و وہابیت کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور اس کا اثر اس پر ظاہر ہوا اور کیوں نہ ہوتا کہ ان فرقوں کا سرغنہ شیطان لعین ہے جسنے ان کو گمراہ کیا۔ چونکہ یہ آدمی بالکل جاہل ہے اور شیطان نے اسپر پورا تسلط جمالیا ہے جوکہ اس کو گمراہ کررہا ہے۔ جس طرح غلام احمد قادیانی کذاب کو شیطان نے گمراہ کیا اسی طرح اس کے دل میں بھی شیطان لعین نے ڈیرا ڈال کر اس کو گمراہ کیا جب ہی اس قسم کی خرافات بکتا ہے۔ یہ شخص پیری مریدی اور سنیوں کی آڑ میں اہلسنت و جماعت اور اجل بزرگان دین کو بدنام کررہا ہے۔ لہذا ایسے شخص سے دور رہنے میں عافیت اور ایمان کی سلامتی ہے اور نزدیکی میں ہلاکت اور ایمان برباد ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ لہذا اس کے بکواسات کو منظر عام پر اشتہار کی صورت میں لاکر عوام کو اس کے خطرناک عزائم سے خبردار کرنا چاہیئے۔ فقط واللہ اعلم

دارالافتاء

دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی (ہزارہ)

مولانا محمود شاہ رضوی غفرلہ

26 محرم الحرام 1411ھ

18 اگست، 1990

جواب11۔

الجواب صحیح

والمجیب مصیب

مولانا سید مراتب علی شاہ غفرلہ

مفتی جامعہ رضویہ قمر المدارس

جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

یکم محرم الحرام 1411ھ

25 جولائی، 1990

جواب12۔

ھذا جواب صحیح

مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نورالمدارس

منڈی یزمان ضلع بہاولپور

جواب نمبر13۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً

گرامی قدر

السلام علیکم

آپ کا نوازش نامہ کا ملا آج جواب حاضر ہے۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

الجواب بعون اللہ للحق و الصواب۔

یہ شخص بے دین اور پاگل ہے۔ اس کی بات سے اسلام نے روکا ہے کہ پاگل کبھی سچ کہتا ہے اور کبھی بکواس۔ اور یہ عورت کا فریفتہ اور فاسق، بدعتی ہے۔ ان سے محبت کرنا گناہ عظیم ہے اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا اور اگر ان کے فقیر نمازی اور مراقبہ کن ہیں تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کون سے طریقے پر ہو اور کون سا لطیفہ کماتے ہو۔ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

ان اللہ لیایّد ھذا الدین بالرجل الفاسق

یعنی اللہ پاک کبھی فاسق مرد سے بھی دین کی مدد فرماتا ہے۔ باقی ایسے باطل عقائد کے پیر کا مثال علامہ رزنی صاحب رحمۃ علیہ نے فرمایا

کار شیطان می کند نامش ولی

شیطانی کام والے ولی پر لعنت ہے کیوں کہ شیطان کا ساتھی ہے اور اسکا کتابچہ جو انجمن سرفروشان شیطان نے چھاپا ہے اس کا پڑھنا شیطان کی دعوت پر چلنا ہے اور شراب، بھنگ ہر نشہ جو قرآن مجید میں صراحتہً حرام ہے۔ سیدنا حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کل مسکر حرام ولو قطرۃ ہر نشہ دار چیز حرام ہے اگرچہ ایک قطرہ ہو۔ یہ انکی من گھڑت روایت ہے۔ اس بارے میں 14 سو سال پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوٰۃ شریف ص28 میں فرمایا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتوکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم و ایاھم لایضلونکم ولا یفتونکم

یعنی آخر زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو جھوٹے دجال ہوں گے۔ ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمھارے باپ دادا نے۔ ان کو اپنے سے دور کرو۔ خود بھی ان سے دور رہو تاکہ تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔ تو دیکھو یہ باتیں کسی نے پہلے سنی ہی نہیں تھی کہ نماز کچھ نہیں اور درود میں کوئی فائدہ نہیں حالانکہ نماز کی تاکید قرآن مجید میں سات سو دفع آئی ہے اور درود و سلام کا بائیسویں پارہ میں بیان ہے۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود کے بغیر کوئی عمل اوپر نہیں جاتا زمین و آسمان کے بیچ میں لٹکا رہتا ہے تو یہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق ہے۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں بردر

یعنی جب اللہ پاک چاہتا ہے کہ کسی کو خوار خراب کرے تو پاک ہستیوں کو طعنہ اور بدگوئی میں مبتلا کرے گا۔ تو ایسے شخص کی نہ عبادت اوپر جائے گی نہ دعا کیوں کہ درود کا منکر ہے۔ نماز کا منکر تو کافر ہے۔ البتہ نہ پڑھنے والا فاسق گناہ گار ہے۔ محبوب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں العلماء ھوالعارف باللہ۔ جو علماء ہیں وہی ولی اللہ ہیں۔ تو جاہل کب ولی ہوگا۔ تو ولیوں پر طعنہ اور عیب نکالنا اور گالیاں بکنا فسق اور قریب الکفر ہے۔

بزازیہ میں ہے

الاستخفاف بالعلماء لکونھم عالماً استخفاف بالعلم۔ والعلم صفۃ اللہ سبحانہ فضلا علی خیار عبادہ یولوا اخلقہ علی شرعہ نیابۃ عن رسلہ

کسی عالم پر ہتک کرنا علم کی ہتک ہے اور علم اللہ کی صفت ہے جسے اس نے اپنے فضل و کرم سے بہترین بندوں کو عطا کیا ہے تاکہ اس کی مخلوق کو رسولوں کی نیابت میں ہدایت شروع کریں۔ قرآن مجید میں ایسے بزرگوں کے لئے فرمان ہے

والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر مااکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً و اثماً مبیناً۔

یعنی جو مومنوں اور مومنات کو ایذا دیتا ہے اس بات سے جو ان میں تھی ہی نہیں تو یہ بہتان اور بڑا گناہ ہے اور سیدنا خضر علیہ السلام نے جو ایک بچے کا قتل کیا خدا کے حکم سے تھا۔ اسکے ماں باپ مسلمان تھے وہ کافر تھا اور ان کا نام خراب کرتا اس لئے اللہ کے حکم سے اسکو قتل کیا۔ ان کے عوض ان کو اللہ پاک نے ایک دختر نیک اختری جس سے ایک نبی نے نکاح کیا اور اس سے اللہ کے نبی پیدا ہوئے۔ تو بتاؤ بغیر علم کے اللہ پاک کے قرآن کی غلط تاویل اور اللہ کے پیارے سیدنا حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل کہنا کتنی جہالت اور جسارت ہے اور حضرت شہباز قلندر جنہیں پوری دنیا سلام کرتی ہے بڑی جگہ ہوتے ہوئے بھی سارا دن قرآن مجید پڑھا جاتا ہے اور جگہ نہیں ملتی۔ اگر فیض و برکت نہوتی تو لوگ کیوں کر آتے ہیں۔ ایسے کروڑوں لوگ قبرستانوں میں پڑے ہیں جن کو کوئی جانتا بھی نہیں ہے۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا انتم شھداء اللہ فی الارض۔ اے لوگو تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ تو جب دنیا کہتی ہے کہ غوث، قطب قلندر سخی سرکار ولی ہیں تو یہ کون سا زبان دراز آدمی ہے جس کو شیطانی دھوکا ہوا ہے کہ قلندر شریعت کے خلاف تھا۔ کیا شریعت کے خلاف بھی ولی ہوتے ہیں ؟۔ ہرگز نہیں۔ جس طرح شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

محالست سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز پئی مصطفیٰ

اے سعدی مشکل ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چلے بغیر راہ ہدایت ہے اور پھر کہا۔

میندارد سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز بد پئے مصطفیٰ

تو جو اولیاء اللہ کئی سال پہلے گزر گئے ان کی شکایت کرنا جسکا یقین بھی نہ ہو سراسر جھوٹ ہے۔ نبی سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے جھوٹا وہ آدمی ہے جو سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے کرتا ہے۔ یہ آدمی توبہ استغفار کرے اور ان کے متبعین آخر کار گمراہ ہوجائیں گے۔ ان سے کنارہ کرنا لازم ہے۔ مسلمانوں کو بچنا اور بچانا چاہیئے۔ ضرورت ہو تو ہزارہا دلائل پیش کریں گے اور وہابی، قادیانی خذلھم اللہ الی یوم القیامۃ ان کا پیروکار تو ویسے ہی گمراہ ہے۔ آسمانی آیت الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون تو ان کے لئے رہبری تھی لیکن سمجھا نہیں اور سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی بہت فائدہ مند ہے۔

ھذا واللہ الھادی و علیہ توکلی و اعتمادی۔

فقط دعاگو مولانا خان محمد رحمانی
مھتمم سردار العلوم باندی، ضلع نواب شاہ۔
12 اگست، 1990۔

جواب14۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

صحیح مسلم شریف میں اور مشکوٰۃ المصابیح میں بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

وھو ھذا

"عن جابر رضي الله عنه انّ رجلاً قدم من اليمن فسألَ النبي صلي الله عليه وسلم عن شراب يشربونه بارضهم من الذرة يقال له المزر فقال النبي صلي الله عليه وسلم ا و مسكر هو قال نعم قال كل مسكر حرام ان علي الله عهداً لمن يشرب المسكر ان يسقيه من طينة الخبال قالوا يارسول الله وما طينة الخبال قال عرق اہل النار او عصارة اہل النار۔ رواہ المسلم۔

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا اور اس نے شراب کا حکم دریافت کیا جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی اور وہ شراب جوار سے بنائی جاتی تھی اور اسے مزر کہا جاتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا کیا وہ نشہ آور ہے ؟ اس شخص نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ وہ مسکر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسکر یعنی نشہ آور شئی حرام ہے اور رب تعالیٰ کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور شئی پیئے گا تو وہ اسے طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا شئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طینۃ الخبال دوزخیوں کا پسینہ اور ان کا پیپ و لہو ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور و معروف اور مستند کتاب "البحر الرائق" شرح "کنز الدقائق" میں ہے کہ "ان حرمة الخمر قطعية فيحد بقليلة و حرمة غيره ظنية فلايحد الا بالسكرمنه"

ترجمہ: بے شک شراب کی حرمت قطعیہ ہے۔ پس تھوڑی پینے پر بھی یعنی ایک گھونٹ پینے پر بھی اسّی درّے مارے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر منشیات مثلاً بھنگ اور چرس کے استعمال کی حرمت ظنّی ہے۔ ان کے استعمال سے اگر نشہ طاری

ہوگا تو حد یعنی اسّی درّے لگیں گے۔ اگر سکر نہیں ہوگا تو تعزیر لگے گی حد نہیں ماری جائے گی۔

پس محولہ بالا حدیث پاک اور فقہی حکم سے صاف ظاہر ہے کہ کسی مسکر شئی سے نشہ حاصل کرنے پر شریعت مطہرہ نے حد لگانے یعنی اسّی درّے مارنے کا حکم دیا ہے لیکن آپ کے استفتاء کے بیان کے مطابق جو شخص نشہ کو شریعت مطہرہ کے حکم کے بالکل برعکس عبادت قرار دے رہا ہے۔ تو وہ علی الاعلان بہ بانگ دہل شریعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا رہا ہے اور مسلمانوں کی غیرت ملی کو چیلنج کررہا ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ الاستہزاء باحکام الشرع کفر۔ شرعی احکام کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

پس بشرط صحت بیان استفتاء وہ شخص مرتد ہے۔ مرتدین کے تمام احکام اس شخص پر عائد ہوں گے۔ نیز اس کی مبتذل اور متعفن تصنیف کی ضبطی کے لئے حکومت عالیہ پاکستان کی طرف رجوع کیا جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ الفقیر الی اللہ

مولانا عبد الحق عتیق
(مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنائتیہ پرانی سبزی منڈی۔ خانیوال)

جواب15۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب ھوالموفق للصواب

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر کے انکی روحانی سفر کتاب میں درج شدہ اقوال، افعال، اعمال صرف بدعت و ضلالت و گمراہی نہیں بلکہ کفر و مفضی الی الکفر ہیں۔ مثلاً

1- کہ مرزائیت سے کہیں صراحۃ توبہ مذکور نہیں حالانکہ مرزائیت پر کفر کا فتوٰی دیا جاچکا ہے اور فقہا کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ من شك في كفرهم فهو كافر یعنی جو کافر کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

2- نشہ حلال و عبادت ہے جبکہ قرآن پاک میں حرمت شراب کے بارے میں صراحۃً مذکور ہے کہ انما الخمر الآية یعنی بیشک شراب رجس من عمل الشيطان پلید اور شیطان کے کام میں سے ہے۔ اسی طرح مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے کل مسکر حرام یعنی ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔ اب خود انصاف کریں جو حرام کو حلال جانے کیا وہ مسلم ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

3- نماز کی اہمیت نہیں۔ جبکہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم آخر دم تک یہی ارشاد فرماتے گئے کہ الصلوة و ماملكت ايمنكم یعنی نماز کا اور اپنی باندیوں کا خاص خیال کرنا۔ اسی طرح نص قطعی کو دیکھو ویل للمصلين اسی طرح لم نك من المصلين اسی طرح اضاعوا الصلوةٰ اسی طرح حدیث پاک میں وارد ہے من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر یعنی جس نے نماز کو بے وقعت وغیر لازم سمجھ کر چھوڑا وہ کافر ہے۔ برتقدیر صدق راوی اسی فعل کا مرتکب ہے ریاض احمد گوہر۔

4- مستانی۔ ریاض احمد گوہر جوکہ مستانی کے ساتھ صحبت کرکے باریاب و فیض یاب ہوتا ہے ہمارا قرآن پاک تو فرماتا ہے کہ انبیاء و اولیاء کا یہ طریقہ نہیں۔ دیکھیئے سورہ آل عمران۔ سیدنا یحیٰ علیہ السلام کی صفات طیبہ کہ سيداً و حصوراً نبياً من الصالحين یعنی آپ سردار و عورتوں سے کنارہ کش اور نیک نبیوں میں سے تھے۔ دوسرے مقام پر ارشاد قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم یعنی اے نبی محترم مومنو کو فرما دیجئے کہ وہ غیر

محرم عورتوں سے اپنی آنکھوں کو بند کریں و محصور رکھیں۔ پتہ نہیں یہ کیسی مستانی اور یہ کیسا دیندار۔

5- اولیاء و انبیاء کی ذاتوں پر بدعت کی افترا پرداز و الزام تراشی صراحۃ کفر ہے فقہ کی معتبر کتاب شامی ہے۔ اس میں ہے کہ انبیاء کی گستاخی کفر ہے اور گستاخی کرنے والا مردود و مرتد ہے۔ روحانی سفر کتاب اگر اس بات کی حامل ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے بچے کو ناحق قتل کیا یا اسی طرح اولیاء اللہ بدعتوں سے محفوظ نہ رہے تو وہ کتاب مصنف کے مرتد ہونے کی صراحۃ نشاندھی کرتی ہے۔

اب ان دلائل قاھرہ کے ہوتے ہوئے اور ریاض احمد گوہر کے عقائد باطلہ کو جانتے ہوئے اگر کوئی اس کو ولی سمجھے تو وہ اسی زمرے میں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا رائیت الخ۔ اگر تو ایسے مرد کو دیکھے کہ وہ ھوا میں اڑ رہا ہے اور پانی پر چل رہا ہے اور آگ کھارہا ہے لیکن میری سنتوں میں سے کسی ایک سنت کا بھی تارک ہے فاضربه بالنعلين تو اسے جوتے مارو وہ ولی نہیں ہوسکتا۔ لہذا ایسے آدمی کو اور اس کے متبعین حضرات کو مساجد سے دور رکھنا ضروری ہے کیوں کہ حکم ہے يجنب المساجد عن النجس یعنی مسجدوں کو پلیدی سے بچاؤ تو قرآن پاک نے فرمایا انماالكافرون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام یعنی مشرک پلید ہیں پس وہ مسجد حرام کے قریب نہ جائیں۔ یعنی مشرک پلید ہیں ان سے مسجدوں کو محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

والله تعالٰي و رسوله الاعلي اعلم
حافظ غلام مصطفٰی سعیدی
ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ انوار مصطفیٰ
ظریف شہید شجاع آباد، ملتان۔

جواب16۔

الجواب۔

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی اور کتاب "روحانی سفر" کے مصنف ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنی تصنیف کردہ کتاب میں اپنے افعال و اقوال و اعمال کے متعلق واضح کردیا ہے۔ جب اس کو "روحانی سفر" کتاب کے آئینہ میں دیکھا جائے تو ثابت ہوجاتا ہے کہ اس شخص پر قادیانیوں اور وہابیوں کا اثر ہے۔ عملی لحاظ سے وہ خود چرسی، بے نمازی اور درود شریف کا منکر ہے۔ بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنا، اس کا کتاب میں ذکر کرنا، فخریہ طور پر یہ کہنا کہ نماز پڑھنا ضروری نہیں، درود شریف کی کوئی اہمیت نہیں، کتاب سے دیگر غیر اسلامی فعلوں کے ارتکاب کا ثبوت موجود ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فسق و فجور میں مبتلا ہے جبکہ قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جاچکے ہیں۔ لہذا قادیانیوں کے اثر والا تو ہے ہی غیر مسلم۔ اور حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں قتل کا الزام لگانا اور اولیاء کرام کے خلاف بہتان تراشی سے اپنے باطنی خباثت کے بے شمار ثبوت اس نے خود ہی مہیا کردیئے ہیں۔ اس طرح کتاب "روحانی سفر" میں شیطانی دعوے اللہ تبارک و تعالیٰ اور اللہ کریم کے پیارے نبی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے ایسے بے دین، بے نماز، بلکہ بے اسلام شخص جو غلام احمد قادیانی کی مانند جھوٹے دعوے کرے اور غیر محرم عورتوں سے عشق و محبت کی پینگیں بڑھانے میں خوشی محسوس کرے اور پھر علی الاعلان اس کا اظہار کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ اس کے ساتھ مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا چاہیئے۔ اگر ایسے غیر اسلامی فعل اور مکر و فریب کرنے والے انسان کو کھلی چھٹی دیدی گئی تو تمام کلمہ گو مسلمانوں کو گمراہ کردے گا۔

لہذا مسلمانوں کو اس کے شر، غیر اسلامی و گمراہ کن اور باطل عقائد سے آگاہ کیا

جائے کہ ریاض احمد گوہر شاہی نامی کا مسلک اختیار کرنا اور اس کے دام فریب میں آنا اس کی محفل میں بیٹھنا ناصرف ناجائز بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو مذکور سے دور رہ کر اپنے ایمان کو بچانا چاہیئے۔

الراقم سید فدا حسین راجوروی عفی عنہ
بانی و مہتمم دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام (رجسٹرڈ)
شمالی محلہ جہلم

جواب17۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کی اصل کتاب میری نظر میں آئی نہیں ہے لیکن سائل نے جو کچھ لکھ کر ارسال کیا ہے جواب پیش خدمت ہے۔ حرام کو حلال کہنے والا اگر بہت زیادہ مجاہد کیوں نہ ہو لیکن مسلمان نہیں ہیں۔ ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال میرے سامنے پیش کئے گئے ریاض احمد گوہر شاہی ضال مضل ہے اور مسلمان ان سے اعراض کریں۔ ان سے میل جول کرنا ایمان کے لئے تباہ کن ہے۔

جواب من جانب پیر طریقت سید مولانا پیر سعادت شاہ و مفتی مولانا جعفری شاہ۔
مدرسہ نظامیہ اہل سنت والجماعت
تجوڑی مروت ضلع بنوں

جواب18۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

از ملتان شریف

بتاریخ 27/11/90

مدرسہ جامعہ صدیقیہ مہریہ

مہتمم علامہ حافظ قاری عبدالرشید سعیدی کی طرف سے قرآن و حدیث کی روشنی میں مدرسہ ہذا کا فتویٰ: اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (القرآن) اللہ اور اس کے پیارے رسول کی پیروی کرو۔ اصحابی کالنجوم اقتدیتم اهتدیتم میرے صحابی مانند ستارے ہیں جو انکے نقش قدم پر چلے گا وہ کامیاب ہوگا۔ (حدیث نبوی)

موجودہ دور میں ریاض احمد گوہر نے قرآن و حدیث کے منافی جو کلمات ادا کئے ہیں وہ ان کلمات کی بناء پر مسلمان بھی نہیں رہا۔ مسلمان تو وہ ہے جو اپنی زندگی خدا اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع کردیتا ہے اور جو خدا اور اسکے رسول یا صحابی رسول کے خلاف کوئی کلمہ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ قرآن و حدیث کا باغی جہنمی ہے اور اس دنیا میں اسے سزا ضرور ملے گی اور آخرت میں اس کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ ریاض مردود جو نشہ کو حلال قرار دیتا ہے جبکہ پیغمبر اسلام نے ہر نشہ کو حرام قرار دیا ہے۔ کوئی شخص اسے حلال نہیں کرسکتا۔ حرام چیزوں کو حلال قرار دینے والا اسلام اور پیغمبر اسلام دونوں کا باغی ہے اور باغی کی سزا واجب القتل ہے۔ اس مردود نے بعض پیغمبروں کی توہین بھی کی ہے (معاذاللہ)

ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ ریاض احمد نامی شخص کو عبرتناک سزادی جائے اور اس کی کتاب (روحانی سفر) کو فوراً اپنی تحویل میں لے کر سپرد آگ کیا جائے۔ اسلامی ملک اور اسلام کے قلعے میں یہ ناپاک جسارت ہرگز نہیں

چلے گی۔ ہم اہل ملتان وزیر اعظم پاکستان جناب میاں نواز شریف سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس کتاب کے بارے میں فوری عملی قدم اٹھاکر اس یہودی النسان کو عبرتناک سزا دیجائے اور اس کی کتاب کو فوراً حوالہ آتش کیا جائے اور یہ جو عورتوں کے بارے میں غلط تاثرات رکھتا ہے یہ تمام عورتوں کی عزت کو بدنام کررہا ہے اور پردہ کو لازمی قرار نہیں دیتا اور یہ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بغاوت ہے۔ لہذا باغی کو سزا ضرور ملنی چاہیئے اور ریاض دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مولانا حافظ قاری عبدالرشید سعیدی ملتان۔
مہتمم مدرسہ جامعہ صدیقیہ مہریہ تعلیم القرآن
ولایت آباد نمبر 21 ملتان۔ 1127۔90۔

جواب19۔

نحمده و نصلي علي رسوله الكريم

الجواب هوالموفق للصواب

صورت مذکورہ مسئولہ میں ریاض گوہر شاہی نے روحانی سفر اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل عبارات تحریر کی ہیں۔

1۔ کاروبار میں بے ایمانی اور فساد اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت کا کچھ اثر ہوگیا۔ یہ جملہ اس کے کفر پر دلالت کرتا ہے۔ کیوں کہ مرزائی کافر ہیں اور اجماع امت بھی ہے جیساکہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں انکو کافر کہہ کر اقلیت قرار دیا گیا تھا۔

2۔ روحانی سفر صفحہ نمبر40 و 50 میں نشہ کو عبادت ٹھہرایا اور ہزاروں عالموں، عابدوں، زاہدوں پر ایک نشہ استعمال کرنے والے کو فوقیت دیکر بہتر کہا۔

نشہ کے متعلق قرآن کریم میں نص قطعی ہے۔ حرم علیکم الخمر الآیۃ اور حدیث شریف میں کل مسکر حرام اور نشہ آور چیز حرام ہے۔ لہذا نص قطعی کا انکار کفر ہے۔

3۔ ریاض گوہر شاہی کے نزدیک نماز اور درود شریف کی خاص اہمیت معلوم نہیں جیسا کہ روحانی سفر کے صفحہ نمبر 10 پر لکھا ہے۔ "گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا تو انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے کوئی ایسی عبارت ہو جو میں ہر وقت کرسکوں اس شخص کے نزدیک درود شریف بے فائدہ چیز ہے۔ اللہ عز و جل نے جب درود شریف کا امر فرمایا تو اس کو بے فائدہ قرار دینا یہ بھی کفر کے مترادف ہے۔ اور خضر علیہ السلام کے متعلق قتل کا الزام لگانا یہ بھی نص قطعی کے خلاف ہے جیساکہ قرآن حکیم نے فرمایا ومافعلته عن امري اس قول پر خضر علیہ السلام نبی ہیں اور انبیاء پر ایسی ہتک آمیز عبارت استعمال کرنا کفر ہے اور اولیاء عظام کے متعلق ایسے کلمات سب خرافات۔ متفق علیہ اصول رضا بالکفرۃ کفر لہذا ایسا شخص مرتد واجب القتل اور قاطع از اسلام ہے۔

هذا عندي والله اعلم بالصواب و علمه اتم و احكم

حررہ العبد المرتب محمد چراغ الدین

ضلع فیصل آباد

الجواب صحیح الجیب مصیب

مولانا عبدالحق شاہ

سجادہ نشین و ناظم اعلیٰ مدرسہ چشتیہ نظامیہ رضویہ

چک 410 چک ہندیانوالہ ضلع فیصل آباد۔

جواب20۔

شخص مذکورہ اللہ جل شانہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی اور سرکش ہے اور ایسے شخص سے اللہ کریم نے قرآن مجید میں بالصراحت جنگ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ شخص کسی طور پر سنی نہیں ہوسکتا بلکہ یہ ایک جدید فرقہ (فتنہ) کا موجد ہے۔ اس کی مجلس اور صحبت اختیار کرنا گمراہی کے راستے پر چلنے کے علاوہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حدایت دے۔

حافظ محمد فاروق

جامعہ دارالعلوم اسلامیہ حنفیہ۔ مانسہرا

جواب 21۔

فقیہہ عصر حضرت علامہ مولانا محمد مفتی وقار الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے انجمن سرفروشان اسلام اور اس کے بانی کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے میرا اس پر اتفاق ہے اور اس کی تائید کرتا ہوں۔ واللہ تعالي و رسوله الاعلي اعلم

الجواب صحيح

مفتی محمد مختار احمد غفرلہ

خادم دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ، فیصل آباد

جواب22۔

الجواب صحیح

مولانا محمد ریاض احمد سعیدی و مولانا افضل کوٹلوی

دارالعلوم قادریہ ٹرسٹ، فیصل آباد۔

جواب23۔

الجواب بعون الملك الوہاب

صورت مسئولہ میں سائل کے بارے میں جو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص وہابی ہے اور ظاہری اعتبار سے وہ چرسی ہے، بے نمازی ہے اور بدکردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق ہے۔ اس کا اپنے آپ کو ولی ظاہر کرنا فراڈ ہے۔ یہ مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈال رہا ہے۔ ایسے فتنے سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایاکم وایاھم ولایفتنونکم ولایضلوکم۔ بچاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو وہ تم کو فتنہ میں مبتلا نہ کردیں اور تم کو گمراہ نہ کردیں۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

قاضی انوار الحق

دارالعلوم ضیاء القرآن، بازارگے۔ ضلع و تحصیل، مانسہرا۔

جواب24۔

الجواب وھوالموفق للصواب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل مسکر و مفتر حرام ہر نشہ دینے والی اور دماغ میں فتور ڈالنے والی چیز حرام ہے۔ صورت مسئولہ عنہا برتقدیر صدق سائل ریاض گوہر شاہی کی کتاب روحانی سفر کی بعض عبارات دیکھی جو سراسر خلاف اسلام ہیں خاص کر نشہ دینے والی ہر چیز کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہے اور نامی مذکور اسے عبادت کا درجہ دے رہا ہے۔ (معاذاللہ) یہ سراسر فرمان مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام سے انکار ہے اور سنیماؤں اور تھیٹروں میں وقت گذارنے والا اور غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں رات گزارنی اور گزارنے والا

حرام کا ارتکاب کرنے والا معاذاللہ وہ پیر کیسے ہوسکتا ہے۔ پیری کے لئے چار شرطیں ہیں۔ قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔

1۔ سنی صحیح العقیدہ ہو۔

2۔ علم رکھتا ہو کہ ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

3۔ فاسق معلن نہ ہو۔

4۔ سلسلہ حضور نبی علیہ الصلوۃ والسلام تک متصل ہو۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

اسی کتاب روحانی سفر کے صفحہ 7 پر یہ عبارت درج "سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہوگیا"۔ صورت مسئولہ عنہا میں اس کے بعد توبہ نہ کرنی گمراہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ صورت مسئولہ عنہا میں شخص مذکور پیری کے قابل نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کی بیعت توڑ کر کسی نیک صالح عالم باعمل کی بیعت اختیار کریں۔

واللّٰہ تعالٰی و رسولہ الاعلی اعلم

مفتی ابوالخلیل

مفتی جامعہ رضویہ مظہرالاسلام فیصل آباد۔

جواب25۔

الجواب صحیح المجیب مصیب

واللہ اعلم

مفتی عبدالحفیظ قادری برکاتی

ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ کراچی۔

جواب 26۔
الجواب صحیح

محمد سعید قادری
مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ
بکرا منڈی، حیدر آباد۔

جواب 27۔
ھذا الجواب صحیح

مولانا احمد دین غفرلہ
مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نورالمدارس

روحانی سفر کتاب اسلام کے خلاف سازش

چند روز ہوئے ایک دوست نے ریاض احمد گوہر شاہی بانی و سرپرست انجمن سرفروشان اسلام کے تحریر کردہ پمفلٹ تبصرہ کے لئے دیئے۔ ان پمفلٹوں کے نام ہیں "روحانی سفر" اور "روشناس"۔ دونوں پمفلٹ پڑھنے کے بعد اندازہ ہوا ہے کہ اہل سنت و جماعت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہ حق سے بھکانے کے لئے ایک نئی سازش تیار کی گئی ہے۔

روحانی سفر پڑھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے دیو مالائی داستانوں کی تلخیص کی گئی ہے۔ اس کتابچے میں بڑے دلفریب انداز میں نماز کی اہمیت کم کرنے اور چرس

اور افیون کے نشے کا عادی بنانے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے۔ ظاہری و باطنی اعمال کی بحث چھیڑ کر نشہ کو باطنی عبادت قرار دیتے ہوئے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نشہ کرنا عبادت ہے اور نشہ کرنے والا خدا کا دوست ہے۔ مثلاً روحانی سفر کے صفحہ 50-49 پر ایک شخص سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

"اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی۔ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی۔ یہ شخص ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل، حسد اور تکبّر ان کا شعار ہے یہ شخص جس سے تونے نفرت کری ہے اللہ کے دوستوں سے ہے عشق اس کا شعار ہے اور یہ نشہ اسکی عبادت ہے"۔

غور کیجئے گوہر شاہی کے نزدیک بخل، حسد اور تکبّر تو برے اعمال کے زمرے میں آتے ہیں لیکن چرس کا نشہ کرنا کوئی جرم نہیں بلکہ عبادت ہے۔ گویا انسان بخل، حسد اور تکبّر سے بھی بچتا رہے اور نشہ بھی کرتا رہے۔ نماز، روزے کی پابندی کرے یا نہ کرے وہ اللہ کا دوست بن جاتا ہے۔ گوہر شاہی ایسا کیوں نہ کہیں جب کہ ان کے نزدیک تو نشہ کرنا اولیاء کا شعار رہا ہے

"کچھ بزرگ کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے جیسا کہ سائیں سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا وغیرہ" صفحہ 36۔

ریاض گوہر شاہی نے اپنے روحانی سفر کی داستان بیان کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ سید غلام معین الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کی خدمت میں حاضر ہونے اور بیعت ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے

"اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے کوئی ایسی

عبادت ہو جو میں ہر وقت کرسکوں (صفحہ 4)

گوہر شاہی کے نزدیک نماز اور درود شریف ایسی عبادت ہے جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اسے تو کسی ایسی عبادت کی تلاش تھی جو ہر وقت جاری رہے اور اس عبادت کا آخر اسے علم ہوہی گیا وہ عبادت وہی ہے جس کا ذکر صفحہ 50-49 کے حوالے سے کیا جاچکا ہے یعنی چرس کا نشہ۔ اسی صفحہ 4 پر آگے چل کر لکھتا ہے کہ "میں نے یہی سمجھا کہ ان (صاحبزادہ غلام معین الدین صاحب) کے پاس بھی ظاہری لبادہ ہے" گوہر شاہی نے آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کی حاضری کو بھی بے فائدہ قرار دیا اور پیاس نہ بجھنے کا شکوہ کیا ہے۔ آخر ایسے شخص کی ان آستانوں سے پیاس کیسے بجھ سکتی ہے جس کی تشنگی کا علاج عورتوں کی دھمال اور لڑکیوں کے رقص میں پوشیدہ ہو۔ صفحہ 23 پر لکھتا ہے۔

"میں نے چلہ گاہ سے اٹھ کر دیکھا کہ پندرہ بیس لڑکیاں گول دائرے کی شکل میں رقص کررہی تھیں۔ جسم پتلے اور قد درمیانہ تھے پشت پر پرندوں کی طرح پر لگے تھے جن کے اوپر بال تھے۔ رقص بھی انوکھا اور مخلوق بھی عجیب تھی۔ سماں بھی دن کی طرح ہوگیا۔ میں نے سمجھا کہ پریاں ہیں اور ان کا رقص دیکھنے میں محو ہوگیا۔ آخر آواز آئی انہیں چھوڑ، ذکر کر میں نے کہا ذکر تو روز ہی کرتے ہیں روز ہی کریں گے لیکن یہ رقص تو کبھی نہیں دیکھا اور شاید آئندہ بھی نہ دیکھ پائیں"

آیئے اور دیکھیئے کہ نماز اور درود شریف کو بے فائدہ کہنے والے کو سکون کہاں ملتا ہے

"جب کبھی دل پریشان ہوتا یا بال بچوں کی یاد ستاتی تو وہی عورتیں ایک دم ظاہر ہوجاتیں۔ دھمال کرتیں اور پھر کوئی نعت پڑھتیں اور وہ پریشانی کا لمحہ گزر جاتا اور کبھی جسم میں درد ہوتا تو وہ آکر دبا دیتیں جس سے مجھے کافی سکون ملتا" صفحہ 16۔

54 صفحات پر مشتمل پورا پمفلٹ پڑھ لیجئے نماز روزہ کی تلقین کہیں بھی نظر

نہیں آئے گی۔ نہ کہیں خود نماز پڑھنے کا ذکر ملے گا لیکن بھنگ، چرس اور نشہ کرنے کی جگہ جگہ تاکید ملے گی۔ حیرت ہے کہ گوہر شاہی جہاں کہیں بھی جاتا ہے اس کی ملاقات بھنگیوں اور چرسیوں سے ہوتی ہے جو فقیر بھی اسے ملتا ہے وہی اسے بھنگ پینے اور چرس کا نشہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسے بزرگوں کے مزارات پر اسی قسم کے فقیر نظر آتے ہیں۔ سچ ہے جیسی روح ایسے فرشتے۔

حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ حیدرآباد سے تقریباً 55 کلومیٹر کے فاصلے پر بھٹ شاہ میں انکا مزار ہے جہاں جاکر عقیدت مند روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ ایمان کو تازہ کرتے ہیں لیکن گوہر شاہی کو بھٹ شاہ والے بزرگ بھی بھنگ پلاتے نظر آتے ہیں۔ روحانی سفر کے صفحہ 35 پر لکھتے ہیں۔

"کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ سفید ریش، چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے کہ تونے بھنگ کیوں نہیں پی۔ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے اس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے --- اس نے کہا قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے جو اس وقت عام تھی بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا صرف علماء نے اس کے نشہ کو حرام کہا ہے ---- اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا۔"

اونگھ کی حالت میں ملنے والے اس "بزرگ کی زبان سے بھنگ کے جواز اور اسے پینے کے جو فوائد بیان کئے گئے ہیں ان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بھنگ کا نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرنے والا اور یکسوئی دینے والا ہے اسلئے وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ گویا تبلیغ یہ کی جارہی ہے کہ نماز سے یکسوئی حاصل نہیں ہوتی بلکہ بھنگ سے یکسوئی ملتی ہے۔ نماز، روزہ اور دیگر فرضی عبادات سے عشق الٰہی میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ بھنگ کا نشہ عشق الٰہی کے اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ غالب نے بھی کچھ اس قسم کی

یکسوئی شراب میں تلاش کی تھی اور کہا تھا

مئے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے

غالب نے تو نماز کی نفی نہیں کی اور نہ علماء کی مخالفت میں زبان کھولی تھی۔ لیکن یہاں تو مقصد ہی نمازیں چھڑانا اور علماء سے متنفر کرنا ہے۔

پانچویں صدی ہجری اور گیارہویں صدی عیسوی میں ایک باطنی تحریک چلی تھی اس تحریک کا بانی حسن بن صباح تھا اس کا نظریہ تھا کہ ہر عمل کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن۔ بظاہر کام بُرا ہوا لیکن مقصد نیک ہو تو وہ کام بُرا نہیں کہلاتا۔ اس نظریہ کے تحت اس نے لوگوں کو بھنگ کا نشہ پلاکر علماء حق کو قتل کرایا تھا۔ اس کے کارندے پہلے لوگوں کو حیلے بہانے سے بھنگ پلاتے اور نشے کی حالت میں اسے اس کی قائم کردہ جنت میں لے جاتے جہاں حسین و جمیل عورتیں اس کی خدمت کرتیں، شرابیں پلاتیں اس طرح چند دن کے بعد اسے، پھر بھنگ پلاکر واپس لایا جاتا اور اس سے کہا جاتا کہ دوبارہ جنت میں جانا ہے تو فلاں عالم کو قتل کردو۔ اس طرح بھنگ کے ذریعہ حسن بن صباح نے عالم اسلام کی کئی نامور شخصیتوں کو قتل کرایا تھا۔

گوہر شاہی بھی بھنگ کی ترغیب دیتے ہوئے علماء کرام کے خلاف نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ "روحانی سفر" کے صفحہ 39 پر "مستانی" کی زبان سے یہ نصیحت مل رہی ہے کہ

"عورت خواہ بیوی ہو اس کو راز مت دینا مولوی بیٹا ہی ہو اس سے ہوشیار رہنا"

اپنے ایک اور تحریر کردہ پمفلٹ "روشناس" کے صفحہ 4 پر لکھتا ہے

"جو لوگ اس علم سے بے بہرہ یا ذکر جہری کے مخالف ہیں وہ کبھی بھی ظاہری عبادت یا ظاہری علم سے قلب تک نہیں پہنچ سکتے کیوں کہ ظاہری علم کی انتہا بحث و

مباحثہ ہے جو مقام شر بھی ہوسکتا ہے کیوں کہ 72 بہتر فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں"

گوہر شاہی نے فرائض وقتی نماز وغیرہ پر ذکر کو ترجیح دی ہے روشناس کے صفحہ 3 پر لکھتا ہے

"اسلام میں پانچ رکن ہیں۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ پہلا اسلامی رکن یعنی کلمہ دائمی ہے اور بنیادی بھی اور باقی چار وقتی ہیں"

اس کتاب کے اسی صفحہ پر آگے چل کر کہتا ہے کہ جو شخص فرض دائمی ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے فرض وقتی کو بھی قبول نہیں کرتا۔

یہ درست ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوسکتا اور جب صاحب ایمان نہیں ہوتا تو اس کا عبادت کرنا بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن گوہر شاہی کا مقصد کچھ اور ہے اس کے نظریہ کا مطابق کلمہ ایسی عبادت ہے جو ہر وقت کرنی چاہیئے وہ کلمہ کو ذکر سے تعبیر کرتا ہے اس کے نزدیک نماز کی قبولیت کے لئے ذکر زکوٰۃ ضروری ہے۔ روشناس کا صفحہ 6 پر لکھتا ہے

"ایک عام مسلمان کے لئے پانچ ہزار روزانہ اور امام مسجد کے لئے زکوٰۃ پچیس ہزار ہے تب اس کو مقتدیوں پر فضیلت حاصل ہے"

گوہر شاہی کے نزدیک جو شخص پانچ ہزار مرتبہ ذکر نہیں کرتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی اور جو پچیس ہزار مرتبہ روزانہ ذکر نہیں کرتا وہ منصب امامت کے لائق نہیں ہوتا۔

"جس طرح وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی اسی طرح ہر درجہ کے مطابق ذکر کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ وہ سجدوں سے کمر کیوں ٹیڑھی نہ کرلیں"

قرآن عزیز نے نماز کے لئے وضو کا صریحاً حکم دیا ہے لیکن گوہر شاہی نماز کی قبولیت کے لئے ذکر کی مقررہ تعداد کو شرط قرار دے رہا ہے یہ دین میں تحریف نہیں

تو اور کیا ہے۔

اقرار توحید اور رسالت کے بعد تمام اعمال میں نماز سرفہرست ہے قرآن عزیز اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو جگہ جگہ نماز کا حکم اور اس کی اہمیت و فضیلت نظر آئے گی۔ قیامت کے دن سب سے پہلا سوال بھی نماز کے بارے میں ہوگا۔ قرآن عزیز میں ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اہل دوزخ سے جب فرشتے پوچھیں گے کہ تمھیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا تو وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔ (المدثر)

قرآن پاک کے اس ارشاد کو دیکھئے یہاں دوزخ میں جانے کا سبب نماز نہ پڑھنا بتایا گیا ہے یہ نہیں کہا گیا کہ ہم روزانہ اتنی تعداد میں ذکر نہیں کرتے تھے۔ ذکر خداوندی نفل کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص فرض ادا نہیں کرتا اور نفلی عبادت کرتا ہے تو اس کی نفلی عبادت بھی قابل قبول نہیں ہوتی۔

بھنگ اور چرس کے نشے کی ترغیب کے علاوہ گوہر شاہی نے سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت خضر علی نبینا علیہ السلام کی شان اقدس میں بھی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے جیسا کہ روحانی سفر کے صفحہ 36 کے حوالے سے بتایا جاچکا ہے کہ گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ بعض اولیاء اللہ بھی بھنگ اور چرس کا نشہ کرتے تھے۔ روشناس کے صفحہ 8 پر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں یوں دریدہ دہنی کا ثبوت دیا۔

"اور آدم علیہ السلام اس نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں جو جنات کا عالم تھا، پھینکے گئے"۔

عصمت انبیاء کا عقیدہ قطعی اور اجماعی ہے۔ انبیاء کرام کا نفس شریر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کوئی نبی نفس کے بہکاوے میں آسکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام بھول گئے اور ہم

نے اس کا ارادہ نہیں پایا۔ بھول پر گناہ، جرم یا شرارت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ آدم علیہ السلام سے شرارت کا لفظ منسوب کرنا خود گوہر شاہی کی شرارت ہے۔ مزید یہ کہ لفظ "پھینکنا" اظہار نفرت کے طور پر استعمال ہوتا ہے جبکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آدم و حوا سے یہ فرمایا گیا کہ تم جنت سے اتر جاؤ۔

روشناس کے صفحہ 9 پر حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں مزید ہرزہ سرائی یوں کی گئی ہے۔

"آپ نے جب اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا یہ محمد کون ہیں۔ جواب آیا تمھاری اولاد سے ہوں گے۔ نفس نے اکسایا کہ تیری اولاد میں ہوکر تجھ سے بڑھ جائیں گے یہ بے انصافی ہے۔ اس خیال کے بعد آپکو دوبارہ سزا دی گئی"۔

یہاں بھی حضرت آدم علیہ السلام نفس کے زیر اثر بتائے گئے ہیں گویا اللہ کے نبی نفس کے اکسانے پر غلط کام بھی کر بیٹھتے ہیں۔ (العیاذباللہ) اللہ تعالیٰ کی نیابت لے کر آنے والے نبی کے بارے میں یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے "بے انصافی" کی ہے، کتنی بڑی جسارت ہے یہ قطعی اور اجماعی مسئلہ ہے کہ کوئی بھی نبی اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی بھی صورت میں بدگمانی میں مبتلا نہیں ہوسکتا۔

گوہر شاہی کے نزدیک آدم علیہ السلام نے چونکہ "ذکر" سے نفس کو مضبوط نہیں کیا تھا اس لئے اس کے بہکاوے میں آگئے۔ بعد میں جب "ذکر" سے نفس مضبوط کرلیا تو نفس کی شرارت ختم ہوگئی۔

گوہر شاہی نے یہ نہیں بتایا کہ آدم علیہ السلام کو دوبارہ کون سی سزا دی گئی جیسا کہ پہلے عرض کرچکا ہوں سزا جرم یا گناہ پر دی جاتی ہے۔ جب آدم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ان سے بھول ہوئی تو بھول کو جرم کہنا آدم علیہ السلام کی شان اقدس میں ایسی گستاخی ہے جو عذاب خداوندی کو دعوت دینے کے

مترادف ہے۔

گوہر شاہی نے حضرت خضر علیہ السلام کو بدعتی کہا ہے روحانی سفر کے صفحہ 36 کے حوالے پہلے دے چکا ہوں اس عبارت میں یہ کہا گیا ہے کہ کچھ بزرگ ولایت کے باوجود بدعت میں مبتلا تھے اس کی تفصیل میں حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کا بچے کو قتل کرنا بدعت تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں قرآن عزیز نے فرمایا ہے

علمناہ من لدنا علماً

یعنی ہم نے اپنی طرف سے خضر علیہ السلام کو علم عطا فرمایا۔ حضرت خضر علیہ السلام تکوینی رموز و اسرار سے واقف تھے جو اللہ تعالیٰ کی عطا سے تھے اسی کے تحت انہوں نے بچے کو قتل کیا اور یہ بھی فرمایا ما فعلته عن امري یعنی میں نے یہ کام اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے کیا ہے۔ اب خضر علیہ السلام کے اس عمل کو بدعت کہنا نہ صرف حضرت خضر علیہ السلام کی توہین ہے بلکہ حکمت خداوندی کی بھی نفی ہے۔

گوہر شاہی جب انبیاء کرام کی گستاخی پر اترتا ہے تو محبوب خدا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتا ہے۔ روحانی سفر کے صفحہ 21 پر لکھتا ہے

"رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے۔ گلے میں تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر زبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں سجدہ تعظیمی کرلو۔ میرے ذہن میں ابھرا رسول اللہ تو نوری ہیں یہ سانولے کیوں ہیں۔ جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے۔ سیاہ آئینہ میں سفید بھی سیاہ نظر آتا ہے"۔

گوہر شاہی نے اس جگہ اپنی سیاہ دلی کا اعتراف کیا ہے۔ یہ سیاہ دلی ابھی تک

موجود ہے۔ اسی سیاہ دلی کے باعث وہ نوجوانوں کو گمراہی کی طرف لے جارہا ہے۔

روحانی سفر کے صفحہ 22 پر اس واقعہ کی وضاحت ہے کہ اس کے جسم سے بکرا نکلتا ہے وہ بکرا گوہر شاہی کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور پھر اسے بتاتا ہے کہ

"جس کی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی وہ میرا مرشد ابلیس تھا جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا جو مصنوعی یارسول اللہ بن کر آیا تھا وہ بھی میرا ہی مرشد تھا"

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شیطان میرے شکل اختیار نہیں کرسکتا جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے وہ حقیقتاً رسول اللہ کو دیکھتا ہے۔ یہاں گوہر شاہی اس کے برعکس اپنے ہم شکل "بکرے" کی زبان سے یہ کہہ رہا ہے کہ خواب میں "یارسول اللہ" کی شکل میں نظر آنے والا ابلیس تھا۔ یہی ابلیس اسے اس کے مرشد کی صورت میں پیشاب میں بھی نظر آیا تھا (لاحول ولاقوۃ الاباللہ)

گوہر شاہی نے روشناس کے صفحہ 4 پر ظاہری علم کو بہتّر 72 فرقوں کی پیداوار کا سبب قرار دیا ہے لیکن وہ خود کیا ہے؟ اور اس کا تعلق کس فرقہ سے ہے۔ اس کا ذکر روحانی سفر کے صفحہ 8 پر ملتا ہے۔

"سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہوگیا"

پورا پمفلٹ پڑھ لیجئے مرزائیت اور وہابیت کے اثر کے ازالہ کا ذکر نہیں ملتا بلکہ اسی اثر کے تحت وہ مرزائیوں کو بھی مسلمان سمجھتا ہے چنانچہ روشناس کے صفحہ 7 پر لکھتا ہے

"جیسا کہ کچھ مسلمان شیخ صنعان اور کچھ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں"

دیکھئے ان سطور میں مرزا غلام احمد کو نبی ماننے والے کو مسلمان ظاہر کررہا ہے۔

یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت کو مسلمان ماننے والا کافر ہے اور کافر کو مسلمان جاننے والا بھی کافر ہے۔

گوہر شاہی نے روحانی سفر کے صفحہ 51 پر نشہ باز کو جنت کا حقدار قرار دیتے ہوئے ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے کہ

"حضور پاک کے زمانے میں ایک مسلمان شراب نوشی کے الزام میں پکڑا گیا۔ کوڑے لگائے گئے۔ دوبارہ پھر اسی الزام میں کوڑے لگائے گئے۔ سہ بارہ جب اسی جرم میں لایا گیا تو صحابہ نے کہا اس آدمی پر لعنت ہو جو بار بار اس جرم میں آتا ہے تو آپ نے فرمایا اس پر لعنت مت کرو کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے"

یہ حدیث پاک بخاری شریف کتاب الحدود میں یقیناً موجود ہے لیکن گوہر شاہی نے اس حدیث کو جس مقصد کے لئے پیش کیا ہے وہ غلط ہے۔ گوہر شاہی یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں نشہ کرنے والا جنت میں جائے گا"

شراب کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے اور شراب نوشی کرنے والے پر شرعاً حد جاری ہوتی ہے۔ شراب نوشی کے جرم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے والا شخص شومئی قسمت سے شراب نوشی کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اس پر نادم و پشیمان ہوکر اعتراف جرم کرتا ہے۔ یہ اس کا جذبہ دین داری اور خدا خوفی کا اظہار ہے اس کو کوڑوں کی سزا ملتی ہے۔ پھر دوبارہ وہی جرم سرزد ہوجاتا ہے وہ پھر خدمت میں لایا جاتا ہے اور ایک شخص اس پر لعنت کرتا ہے اس پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس پر لعنت نہ کرو۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا محب ہے۔

اس واقعہ سے کسی صورت بھی نشہ کا جواز نہیں نکلتا بلکہ یہ حدیث تو ثابت کرتی ہے کہ شراب نوشی کرنے والے کو کوڑے بھی لگائے گئے۔ اگر اس کا یہ "جرم" اللہ اور اس کے حبیب سے محبت میں تھا تو پھر اسے سزا کیوں دی گئی۔ جرم بہر صورت جرم ہے اور اس کی سزا بھی ملتی ہے۔ ارتکاب جرم پر اظہار ندامت و پشیمانی

اور توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔ اس کی اسی کیفیت کے تحت اسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والا فرمایا گیا تھا۔

لعنت کرنے سے منع فرمانے کا سبب ایک اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ شرعاً کسی شخص کو معین کرکے لعنت کرنا جائز نہیں۔ مطلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ لیکن کسی جھوٹے کو معیّن کرکے اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ تجھ پر لعنت۔ چونکہ لعنت کرنے والے نے شراب نوشی کرنے والے معین شخص پر لعنت کی تھی اس لئے اسے منع فرمایا گیا۔

روحانی سفر کے آخر میں گوہر شاہی پر اعتراضات کرنے والوں کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں اور علماء کرام کو انتشار پسند اور حاسد کہا گیا ہے۔

اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ زیادہ تر باتیں مکاشفات ہیں یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کے خواب بھی پاکیزہ ہوتے ہیں جبکہ گوہر شاہی کے خواب اور مکاشفے پاکیزگی سے دور کا تعلق بھی نہیں رکھتے۔ اگر کسی بزرگ کو خواب میں یا مکاشفے میں کوئی غیر شرعی یا ناپسندیدہ بات نظر آتی ہے تو وہ لاحول پڑھتے ہیں استغفار کرتے ہیں لیکن یہاں ان خوابوں اور مکاشفوں کو روحانی سفر کی تکمیل کا سبب بتایا جارہا ہے۔

مرزائیت اور وہابیت کے اثر ہونے کا جواب دیا گیا ہے کہ "ان کے دین کی باتیں اثر انداز ہونے لگیں نہ کہ وہابی، مرزائی ہوگیا"۔ یہ تاویل بے جا ہے۔ اثر انداز ہونے لگیں اور بات ہے اور اثر ہوگیا اور بات ہے۔

نامحرم کو دیکھنے اور اس سے بات کرنے کو گناہ قرار دیئے جانے پر جواب دیا جاتا ہے کہ شریعت میں جان بچانا فرض ہے مثال دی ہے کہ جان بچانے کے لئے ایک مرد جراح عورت کے جسم کو ہاتھ لگا سکتا ہے وغیرہ۔ یہ دلیل درست نہیں کسی مرد کا غیر محرم عورت کو بغرض علاج ہاتھ لگانے کی مخصوص صورتیں ہیں لیکن روحانی سفر

میں مستانی کے پاس جانے، ہاتھ ملانے، گلے ملنے وغیرہ جیسے واقعات میں ایسی کوئی بھی صورت موجود نہیں جسے اضطراری کہا جاسکے۔

بھنگ پینے، اسے بے حد لذیذ اور خوش ذائقہ شربت کہنے کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ خواب تھا۔ خواب میں بھی ناجائز عمل سرزد ہونے پر بیدار ہوکر اس پر اظہار افسوس کیا جاتا ہے لیکن یہاں ان باتوں کو روحانی مدارج سے تعبیر کیا گیا ہے۔

خضر علیہ السلام کے بارے میں جو وضاحت کی ہے اس کا حوالہ پہلے عرض کرچکا ہوں۔ بہرحال روحانی سفر اور روشناس پڑھنے کے بعد یقین ہوجاتا ہے کہ ریاض گوہر شاہی کی تحریک اسلامی عبادت کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے۔ علماء کرام کے خلاف نفرت پیدا کرکے نوجوانوں کو بھنگ، چرس اور دوسرے نشے استعمال کرنے کی ترغیب دی جارہی ہے۔

مسلمانوں کو اس تحریک سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ میلاد کی محفلوں، ذکر کے حلقوں اور غوثیہ کانفرنسوں کا لیبل لگانا ایک فریب ہے۔ یہ دام ہمرنگ زمیں ہے جو سیدھے سادے مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کو پھنسانے کے لئے لگایا گیا ہے۔

محمد افضل کوٹلوی

ایم۔اے۔عربی اسلامیات، سیاسیات

جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ، فیصل آباد۔

استفتاء --- (2)

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام دریں مسئلہ کہ یہاں کی ایک مسجد میں زید ایک سنی امام ہے اور مختلف اوقات میں علماء کرام کی تقاریر کرواتا ہے۔ زید کی جانب سے اخبار میں اشتہار شائع ہوا کہ 24-9-93 بروز جمعہ کو انکی مسجد میں "الشیخ ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ" تقریر کریں گے۔ اس اشتہار کو پڑھ کر چند دردمند سنی حضرات (جو ریاض گوہر کی کفریات اور اسپر جاری شدہ گمراہ اور کافر ہونے کے فتاوے علماء اہلسنت سے مطّلع تھے) نے زید کو سمجھایا اور ریاض گوہر کے کفریات اور اسپر موجود کفر کے فتاوے سے آگاہ کرتے ہوئے اس کی تقریر کروانے سے منع کیا مگر زید نے کہا کہ اگر میں خود کسی عالم سے بات کرلوں تو مجھے تسلی ہوگی اور حسب خواہش زید کو فون کے ذریعے دارالعلوم امجدیہ بات کروائی گئی جہاں سے امام و مدرس علامہ عطاء المصطفیٰ مدظلہ نے زید کو ریاض گوہر کی تقریر کروانے سے منع فرماتے ہوئے بتایا کہ مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمۃ نے اس پر گمراہ ہونے کا فتویٰ ارشاد فرمایا۔ مگر زید نے کہا کہ میں وعدہ کرچکا ہوں۔ لہذا اسکی تقریر تو کرواؤں گا۔ مستزاد یہ کہ زید کو فتاویٰ جن میں گوہر کو کافر قرار دیا گیا ہے جمعرات کی رات 23-9-93 ہی کو پہنچادیئے گئے اور اس کی کتاب روحانی سفر بھی۔ علاوہ ازیں کئی معتمد سنی حضرات نے زید کو ہر ممکن سمجھایا کہ اس کی تقریر نہ کروائی جائے مگر زید نے یہی کہا کہ میں بھی اس کو دل سے صحیح نہیں مانتا لیکن میں زبان کرچکا ہوں لہذا مختصر ہی سہی لیکن اس کی تقریر ضرور کرواؤں گا اور بالآخر زید نے نماز جمعہ پڑھانے کے بعد نمازیوں کو بیٹھنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ یہاں صرف علماء اہلسنت ہی کی تقاریر ہوتی ہیں اور آج کی محفل بسلسلہ عید میلاد النبی خالص ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ہے۔ لہذا تمام حضرات نہایت ہی اطمینان سے بیٹھتے ہوئے تقریر سماعت کریں کیوں کہ زید کو معلوم

تھا کہ عوام اہلسنت ریاض گوہر شاہی کی تقریر کروانے کی وجہ سے مشتعل ہیں۔ پھر ریاض احمد گوہر شاہی کو شاہ صاحب، مدظلہ اور حضرت وغیرہ کے القابات تعظیم سے نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت کے ساتھ مدعو کیا اور اسکی تقریر کروائی۔

صورت مستفسرہ میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ باوجود اس اطلاع کہ گوہر شاہی پر کفر کا فتوٰی ہے مسجد میں اس کی تقریر کروانا، باوجود ہر ممکن صورت سمجھانے کے نہ ماننا، ریاض گوہر شاہی کو حضرت، الشیخ، شاہ صاحب وغیرہ اسلامی القابات تعظیمی کے ساتھ پکارنا، عوام اہلسنت کو بتا کر اس کی تقریر سنانے کے لئے بٹھانا، لوگوں کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دینا اور بعد میں ریاض گوہر کو پرتکلف دعوت کرنا عند الشرع کیسا ہے ؟ اور بہر صورت مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مطابق زید کی اقتداء میں نماز ادا کرنا کیسا ہے ؟ براہ کرم آیات قرآن اور احادیث ذیشان کی ضو میں مفصل اور مدلل جواب عنایت فرما کر مسلمانوں کی پریشانی کو دور فرمایئے۔ اور عند الناس مشکور اور عنداللہ ماجور ہوں۔

بینوا بیاناً شافیاً و توجروا اجراً واقباً

والسلام

مستفتی محمد زبیر و ساتھی

جواب :۔

باسمہ تعالٰی

اللھم ھدایۃ الحق و الصواب انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے جو اپنے اعمال و اقوال اپنی کتاب روحانی سفر اور روشناس وغیرہما میں تحریر کئے ہیں ان اعمال و اقوال سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی کافر و مرتد ہے بلکہ خود اس نے اپنی تحریر میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ مجھ پر مرزائیت و قادیانیت کا اثر ہے۔ (معاذاللہ) اور اس کے کفر و ارتداد پر کئی علماء کرام کے فتاوٰی

شائع ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں اور خود امام مذکور نے فون پر مجھ سے رابطہ بھی کیا تو میں نے صاف لفظوں میں اس کی گمراہی و بددینی اور اس کی تکفیر سے مطلع کیا اور چند جید علماء مثلاً مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی وقارالدین صاحب علیہ الرحمہ وغیرہ کے فتاوٰی بھی امام مذکور تک بھیجے گئے جس کا تذکرہ خود سوال میں درج ہے۔ نیز ایک اور عالم دین سے بھی فون پر امام مذکور نے رابطہ کیا۔ انہوں نے بھی سختی کیساتھ اس کی تقریر وغیرہ کرانے سے منع کیا باوجود اتنے دلائل قاہرہ و باہرہ کے امام مذکور نے بات نہ مانی اور ریاض احمد گوہر شاہی کو اہلسنت والجماعت کی مسجد میں دعوت تقریر دی اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ اچھے اچھے تعظیمی القابات سے نوازا حالانکہ امام مذکور کو ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریات و گمراہی کے فتاوٰی وغیرہا سے ہر طرح باخبر کیا جاچکا تھا جبکہ مسلمان فاسق کے متعلق شریعت مطہرہ کا اتنا سخت حکم ہے فرمایا گیا وقد وجبت علیھم اھانته شرعاً (تبیین الحقائق ص134 جلد1) فاسق کا جب یہ حکم ہے تو کفار و مرتدین کا کتنا سخت حکم ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالٰی قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکري مع القوم الظالمین یعنی نصیحت آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو اور بخاری شریف میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وایاکم و ایاھم لایفتنونکم ولایضلونکم یعنی بچاؤ اپنے کو ان سے اور انکو اپنے سے دور رکھو کہ وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈالدیں اور گمراہ نہ کردیں۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ نے روایت کی عن انس رضي الله عنه عن النبي صلي الله تعالٰي عليه وسلم اذا رایتم صاحب بدعة فاکفروا في وجهه فان الله یبغض کل مبتدع و لایجوز احد منهم علي الصراط یتهافتون في النار مثل الجراد و الذباب یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو ترش روئی کرو اسلئے کہ اللہ تعالٰی ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں کا کوئی پل صراط پر گذر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے

ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ و عن عبداللہ
بن بشیر رضي الله عنه عن النبي صلي الله تعالي عليه وسلم من وقر
صاحب بدعة فقد اعان علي هدم الاسلام یعنی جس نے بد مذہب کی تعظیم و
توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ اس قسم کی بے شمار حدیثیں کتب
احادیث میں وارد ہیں۔ علماء کرام عقائد کی کتابوں میں فرماتے ہیں ان حکم
المبتدع البغض والاهانة والرد و الطرد (شرح مقاصد بحوالہ فتاوی رضویہ ص14
ج6) یعنی بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا، اس کی ذلت و رسوائی کرنا، اسکا رد کرنا،
اسے دور ہانکنا ہے اور امام مذکور ان جملہ نصائح کے باوجود ریاض احمد گوہر شاہی لعنۃ اللہ
علیہ کو مسلمان جانتا رہا اور اسکی تعظیم کرتا رہا ایسے ہی لوگوں کے متعلق جمیع علماء
کرام کا ارشاد ہے من شك في كفره و عذابه فقد كفر یعنی جو شخص ایسوں کے
کافر ہونے اور اسپر عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ لہذا امام مذکور اسی
وقت دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا اور شادی شدہ ہے تو اسکی بیوی بھی نکاح سے نکل گئی۔
ایسے امام کو فوراً بلا تاخیر امامت سے علیحدہ کردیا جائے اور جب تک سچے دل سے توبہ
نہ کرلے اور اس سے بیزاری کا اظہار نہ کرے اور کلمہ طیبہ پڑھکر نئے سرے سے ایمان
نہ لائے اسے امام بنانا سخت گناہ ہے۔ اگر امامت سے فوراً نہ الگ کیا گیا بلکہ تاخیر کی
گئی تو اسکا وبال تمام منتظمین مسجد پر ہوگا۔ تجدید ایمان کے بعد تجدید نکاح بھی
ضروری ہے اور قبل توبہ جتنی قربت ہوئی وہ سب حرام کاری ہوئی۔ ان سب باتوں
سے بصدق دل توبہ کرنا لازم اور جب تک توبہ نہ کرلے تمام مسلمان اس سے جملہ
تعلقات ختم کردیں اور مکمل بائیکاٹ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عطاء المصطفیٰ قادری اعظمی -- 14ربیع الثانی 1414 مطابق 2 اکتوبر 93

جواب2۔

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض گوہر شاہی نے اپنی کتاب روحانی سفر میں جو
خرافات لکھی ہیں ان کو پڑھ کر کوئی بھی شخص اسکی جہالت و ضلالت کا انکار نہیں
کرسکتا۔ حتی کہ اس نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے
ایک بچہ کو قتل کیا اور حضرات اولیاء کرام کے بارے میں لکھا کہ وہ بھنگ، چرس
پیتے اور پلاتے اور نسوار کھاتے تھے۔ چنانچہ روحانی سفر مطبوعہ بار پنجم 1992 صفحہ
34 پر لکھا کہ جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی
جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا اور کہا رات
کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمھیں بھنگ پلاکر چلے گئے۔ اس کے بعد لکھا کہ
حکم دے گئے ہیں کہ اسکو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈالکر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا
پیوں کہ نہ پیوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیوں کہ بزرگوں کے حالات کتابوں میں
پڑھے تھے کہ ان کی ولایت مسلّم تھی لیکن ان سے کئی خلاف شریعت کام سرزد ہوئے
جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا سہاگن کا عورتوں سا
لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ
شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچہ کو قتل کرنا، قلندر کا نماز نہ پڑھنا داڑھی چھوٹی اور
مونچھیں بڑی رکھنا حتی کہ رقص کرنا۔ رابعہ بصری کا طوائف بن کر بیٹھ جانا۔ ریاض
شاہی نے خود اپنے بارے میں بھی لکھا ہے "اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے
اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار
شربت ہے" اور اس کتاب میں ص29 پر ہے "ایک دوپہر کو میں چشموں کی طرف
چلاگیا۔ راستے میں ایک نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی میں اس کے قریب چلاگیا اور
پوچھا کہ تم اس ویرانے میں اکیلی کیوں اور کیسے آئی ہو"۔ اس کے بعد تحریر ہے "

اچھا ہاتھ لگا کر دیکھ کہ پیٹ میں بچہ ہے یا نہیں میں نے کہا کسی عورت کو دکھانا کہنے لگی تم ہی سب کچھ ہو اور پھر بانہوں سے لپٹ گئی"۔ غرض یہ کہ مذکورہ کتاب میں اسی طرح کے بے ہودہ واقعات تحریر ہیں۔ ان عبارات سے ریاض گوہر شاہی کا فسق و فجور ثابت ہے اور اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہے۔ جب امام مذکور کو ریاض گوہر کی مغلظات سے اور اس کے فسق و فجور سے آگاہ کردیا تھا اس کے باوجود اس نے انجمن کے بانی ریاض گوہر کو مدعو کیا اور اس کی تقریر کرائی اس کو عزت کے کلمات سے خطاب کی دعوت دی۔ ان تمام امور سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ امام صاحب بھی اس کے نظریات کے حامل ہیں۔ لہذا صورت مسئولہ میں امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی۔ ان کو امام بنانا سخت گناہ۔ ان کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھیں وہ سب واجب الاعادہ اور انتظامیہ پر لازم ہے کہ وہ ایسے امام کو فوراً منصب امامت سے جدا کردیں کہ یہ لائق امامت نہیں اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس کی صحبت سے دور رہیں اور اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ امام مذکور کا یہ کہنا کہ میں بھی اس کو دل سے صحیح نہیں مانتا اس کے قول و فعل کا تضاد ثابت کرتا ہے جس امام کا فعل و عمل اس درجہ متضاد ہو وہ ہرگز لائق اقتداء نہیں اور اس کا یہ کہنا بھی کہ میں وعدہ کرچکا ہوں اسلئے ریاض گوہر کی تقریر کراؤں گا۔ صحیح نہیں ہے اور یہ عذر لنگ بھی ناقابل سماع ہے۔

عبد العزیز حنفی

مفتی دارالعلوم امجدیہ

جواب3۔

الجواب بصورت مسئولہ زید نے جو غلط در غلط کردار کیا ہے وہ ہرگز کسی صحیح العقیدہ سنی امام و عالم کے شایان شان نہیں۔ بہرحال اگر وہ تحریری طور پر اور اعلانیہ

اپنی غلطی کی توبہ کرلے۔ بایں الفاظ کہ میں نے گوہر شاہی کو مدعو کرکے اس کی جو تعظیم و تعریف کی ہے اس کی توبہ کرتا ہوں اور علماء اہلسنت نے اس کے باطل نظریات کی بنا پر اس کی گمراہی و کفر کا جو فتویٰ شائع کیا ہے اس کی تائید اور اس سے اتفاق کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کسی بدعقیدہ و مسلک اہلسنت کے مخالف کو اس طرح کی اہمیت نہ دوں گا۔ اگر زید توبہ کرے اور مسجد کی انجمن اور نمازی اس پر اعتماد کریں تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے اور اس کی جگہ کوئی ذمہ دار صالح سنی امام مقرر کیا جائے

واللہ و رسولہ اعلم

ابوداؤد صادق ۔ زینت المساجد، گوجرانوالہ

جواب4۔

الجواب۔ ایسا شخص جس کے بارے میں علماء اہلسنت نے گمراہی کا فتویٰ صادر فرمایا ہو ایسے شخص کو وعظ کی دعوت دینے والا انتہائی درجہ کا فاسق ہے۔ اسے اعلانیہ توبہ کرنی چاہیئے ورنہ امامت سے معزول کیا جائے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ

لیاقت علی ۔ جامعہ غوثیہ رضویہ۔ مورخہ 93-11-2

جواب5۔

الجواب ھوالموفق للصواب

صورت مسئولہ میں جب علماء اہلسنت نے ایک شخص کی کفریہ عبارات پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ایسے شخص کو اہلسنت کی مسجد میں تقریر کروانا، اعزاز بخش تعظیمی القابات سے ساتھ پکارنا، پر تکلف دعوت کرنا سخت جرم اور گناہ ہے۔

ولا---- الآیہ

کے تحت میں آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
حررہ ابوالحسن سید مراتب علی شاہ غفرلہ
جامعہ رضویہ قمر المدارس ، ککنی والا جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
11 جمادی الاول 1414ھ۔

جواب6۔

الجواب برتقدیر صدق سائل جبکہ زید کو علماء کرام اور احباب اہل سنت و جماعت نے گوہر شاہی کی گمراہی و بے دینی اور بدعقیدگی سے مطلع فرمادیا تھا اور اس کے کفریات پر علماء اہل سنت و جماعت کے شرعی فتوے اور فیصلے دکھا دیئے تھے تو زید کو ایسے بے دین گمراہ ضال و مضل شخص کی تعظیم، تکریم ہرگز ہرگز نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ بلکہ بحکم ھادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ایاکم و ایاھم تم بے دینوں اور گمراہوں سے دور رہو اور انکو اپنی مجلسوں سے دور رکھو پر عمل کرتے ہوئے اجتناب و احتراز کرنا ضروری و لازمی تھا۔ لہذا زید مذکور نے گوہر شاہی جیسے بے ادب، نافرمان باری تعالیٰ جل و علی اور گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، گستاخ اولیاء کرام، مخالف علماء اہلسنت کی تعظیم کرکے شریعت محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شدید خلاف ورزی اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس قسم کے بے دین اور فاسد عقائد والوں کے متعلق حکم خداوندی تو یوں ہے فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو یعنی اگر غلطی اور بھول سے کسی ظالم، بے دین، گستاخ، گمراہ، بدعقیدہ شخص کے شریک مجلس ہوچکے ہو تو جب اس کی بے ادبی، گستاخی، بدعقیدگی کا علم ہوجائے فوراً اس سے علیحدگی اختیار کرو ورنہ مجرم بن جاؤ گے چہ جائیکہ بے دین، بد مذہب کی بے دینی و بے ایمانی اور گستاخی کا علم ہوجائے باخبر کیا جائے اور پھر اس کا اعزاز کیا جائے۔ تعظیم و اکرام ہو اور پر تکلف دعوتوں کا

اہتمام اور یوں محسن کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صدمہ پہنچایا جائے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔
زید فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے علی الاعلان برسر منبر عام اجتماع کے روبرو اعلان توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ جل و علی سے یہ شخص خلوص دل معافی مانگے ورنہ امامت و خطابت کے منصب سے معزول کردیا جائے اور اس سے شرعی حکم کے تقاضہ کی بناء پر بائیکاٹ کیا جائے۔

هذا ما ظهر عندي والله تعالي ورسوله الاعلي اعلم بالصواب
الفقیر محمد نور عالم قادری الرضوی۔
خادم اہلسنت، خادم جامعہ قادریہ رضویہ
مصطفیٰ آباد، فیصل آباد۔ 18جمادی الاول 1414 مطابق 4/11/93

جواب7۔
الجواب صحیح

محمد ارشد القادری
جامعہ قادریہ رضویہ
مصطفیٰ آباد، فیصل آباد۔

جواب8۔
الجواب صحیح

محمد ریاض احمد سعیدی
جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد، فیصل آباد۔

جواب9۔
الجواب صحیح

سید محمد ظفر اللہ شرقپوری
18 جمادی الاولیٰ جامعہ رضویہ مصطفیٰ آباد، فیصل آباد۔

جواب10۔

الجواب بعون الملك الوهاب

صورت مسئولہ میں اگر واقعی زید نے ایسا کیا ہے تو اس نے ریاض گوہر شاہی کو مدعو کرکے دین کی توہین کی ہے۔ ریاض گوہر شاہی پر علماء اہلسنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو کافر سے تقریر کروانا یہ اسلام کی توہین ہے گویا یہ شخص اس کے کفر پر راضی ہے۔ اس کے حیلے اور بہانے ماننے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کو فی الفور امامت سے ہٹایا جائے اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ اور واجب اللعادہ ہے۔ امام محمد، امام ابو یوسف، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں لاتجوز الصلوٰة خلف اہل الاھواء۔ چونکہ زید خواہشات کا تابع ہے لہذا یہ امامت کا اہل نہیں ہے جو لوگ اس کے حامی ہوں گے وہ گناہگار ہوں گے لہذا تمام عوام کو چاہیئے کہ اس سے قطع تعلق کرتے ہوئے اس کو امامت سے معزول کردیں۔ شرعی عذر کی وجہ سے وہ خود بخود امامت سے معزول ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی انوار الحق

مورخہ۔ 16/12/93 دارالعلوم ضیاء القرآن

شیر گڑھ روڈ، اوگی ضلع تحصیل مانسہرا۔

جواب11۔

الجواب بعون الملك الوهاب

حامداً و مصلیاً اما بعد

صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کے لئے خداوند قدوس کا واضح فرمان عالیشان موجود ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے یاایهاالذین اٰمنوا لاتتخذواالذین اتخذوا دینکم هزواً و لعباً من الذین اوتو الکتب من قبلکم و الکفار اولیاء واتقوا اللّٰه ان کنتم مومنین۔ اے ایمان والوں جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔ زید نے چونکہ دیدہ دانستہ اس فعل شنیع کا ارتکاب کیا ہے جب تک توبہ تائب نہ ہو ایسے کو امام بنانا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب و ماتوفیقی الاباللّٰه و علیه توکلت والیه انیب۔

دارالافتاء : دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی (ہزارہ)

دستخط : مفتی ابوالمظہر محمود شاہ رضوی غفرلہ مورخہ۔ 25 جمادی الاول 1414ھ

جواب12۔

جناب محترم محمد زبیر صاحب

سلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ

جناب صاحبان کی طرف سے سوال نامہ موصول ہوکر جواب حاضر خدمت ہے۔

الجواب رضا بقضا فرض است و رضا بکفر کفر است۔ جو فتویٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے لئے علماء اہلسنت نے صادر فرمایا ہے وہی فتویٰ آپ کی مسجد کے پیش امام کے لئے بھی ازروئے شریعت مطہرہ ہے۔ لہذا پیش امام صاحب کو امامت سے فارغ کیا

جائے۔ والسلام
دعاگو پیر طریقت مہتمم ادارہ ھذا پیر سعادت شاہ تجوڑی مروت، بنوں
و مفتی محمد ممتاز شاہ نقشبندی فریدی، خیلوی۔

جواب13۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمده و نصلي علي رسوله الكريم
بندہ کی نظر سے مذکورہ کتابیں اور مفتیان کرام کے فتوے نہیں گذرے تاہم جب معتمد مفتیان کرام نے گوہر شاہی کی کتابوں کی عبارات کو کفریہ ٹھہرا کر فتوی دیا ہے تو ان پر اعتماد کرتے ہوئے مولانا عطاء المصطفیٰ قادری اعظمی کے جواب کو درست سمجھا جائے گا۔ واللہ اعلم۔ 20اکتوبر، 1993
حررہ محمد عبدالعزیز
مفتی دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، پنجاب کالونی، کراچی نمبر6۔

جواب14۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمده و نصلي علي رسوله الكريم صلي الله عليه وسلم
الجواب صحيح و المجيب المصيب
والله تعالٰي اعلم بالصواب
فقیر عبدالمصطفیٰ نعیمی
دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی۔ 27

گوہر شاہی کی گمراہ کن عبارات کی تاویلات
کو ملاحظہ کرنے کے بعد مفتی اعظم پاکستان
مولانا مفتی وقار الدین صاحب کا
فتویٰ

جن عبارتوں کے متعلق ہم نے یہ فتویٰ لکھا ہے اب بھی ان کی کتابوں میں چھپ رہی ہیں اور نہ ہی ریاض احمد گوہر شاہی نے ان عبارات سے رجوع کیا ہے۔ لہذا آج بھی ہمارا یہ فتویٰ ہے اور انجمن والوں کا یہ کہنا فتویٰ سے رجوع کرلیا ہے یہ جھوٹ ہے اور یہ ان کی دروغ گوئی ہے اور بارہا ان کی طرف سے ملاقات کے وعدے کرنے کے آج تک ہم سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ ان کی وعدہ خلافی ہے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ وعدہ خلافی کرنے والے کون ہوتے ہیں اور جھوٹ بولنے والے کون ہوتے ہیں اور قرآن کریم میں ان کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے۔

مفتی وقار الدین

۲۹ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

بمطابق 2-3-1992